يَآ يُّهَا الرَّسُوْلُ
بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ مِنْ رَّبِّكَ ط

يَآ يُّهَا النَّبِيُّ
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّ مُبَشِّرًا وَّ نَذِيْرًا ط

الطریقۃ المحمدیۃ

الله
محمد ﷺ

رضائے الٰہی اور جنت کا راستہ

من افاوات

غوث العارفین شیخ عبد العزیز الدباغ رحمہ اللہ

(۱۰۹۵......۱۱۳۱ہجری)

<u>فہرست</u>

۱۔ رضائے الٰہی کی طرف سفر

۲۔ اس راستے پر کیوں چلے؟

۳۔ عدم (یعنی جب اللہ کے سوا کچھ نہ تھا)

۴۔ عالم ارواح (روحوں کا جہاں)

۵۔ یہ فنا ہونے والی دنیا

۶۔ موت کے بعد کی زندگی۔ برزخ کا جہاں

۷۔ قیامت کا دن

۸۔ ایمان وکفر اور توحید وشرک کی عدالت

۹۔ حقوق اللہ کی عدالت

۱۰۔ حقوق العباد کی عدالت

۱۱۔ دوزخ کی زندگی

۱۲۔ ہمیشہ کے لئے جنت کی زندگی

۱۳۔ خلاصہ

۱۴۔ مختلف سوالات اور اُن کے جوابات

۱۵۔ اللہ کی ذات اور حکم کی عظمت

۱۶۔ حضرت محمد ﷺ ور آپ ﷺ کے طریقہ کی عظمت

۱۷۔ مخلوق پر شفقت

۱۹۔ حضوری

۲۰۔ غیر اختیاری احوال و کیفیات

۲۱۔ اصل مقصد

۲۲۔ عقیدہ

۲۳۔ اللہ

۲۴۔ فرشتے

۲۵۔ کتابیں

۲۶۔ رسل

۲۷۔ قیامت کا دن

۲۸۔ تقدیر

۲۹۔ موت کے بعد کی زندگی

۳۰۔ ختم نبوت

۳۱۔ صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم

۳۲۔ اولیآء اللہ

۳۳۔ اولیآء شیطان

۳۴۔ فقہ کے مسائل (عبادت اور زندگی گزارنے کے اسلامی قاعدے قانون)

۳۵۔ گزشتہ برے اعمال کی تلافی

۳۶۔ اللہ تعالیٰ کے حقوق

۳۷۔ حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وسلم کے حقوق

۳۸۔ اپنی ذات اور نفس کے حقوق

۳۹۔ دوسری مخلوق کے حقوق

۴۰۔ مالی حقوق

۴۱۔ جانی حقوق

۴۲۔ عزت کے متعلق حقوق

۴۷۔ توبہ کرنے کا طریقہ

۴۸۔ توبہ کا مطلب

۴۹۔ توبہ کے دو نفل

۵۰۔ توبہ کو چھوڑے نہیں اور دیر نہ کرے

۵۱۔ بخشش اور توبہ کے متعلق ایک شیطانی دھوکہ

۵۲۔ توبہ کب تک کرسکتا ہے؟

۵۳۔ توبہ کی چار شرائط

۵۴۔ توبہ کے صحیح ہونے میں مددگار امور

۵۵۔ توبہ پر قائم رہنے میں مددگار امور

۵۶۔ توبہ سے روکنے والے شبہات اور شیطانی سوچیں

۵۷۔ سفر کا آغاز

۵۸۔ سات اعضاء کا تقوٰی

۵۹۔ پہلا مرحلہ

۶۰۔ دوسرا مرحلہ

۶۱۔ تیسرا مرحلہ

۶۲۔ چوتھا مرحلہ (قرب و رضائے الٰہی اور قلب و باطن کی نورانیت)
۶۳۔ اطاعت مرشد (فنا فی الشیخ)
۶۴۔ اطاعت و محبت رسول ﷺ (فنا فی الرسول ﷺ)
۶۵۔ اطاعت محبت الٰہی میں فنائیت (فنا فی اللہ)
۶۶۔ مقام دعوت
۶۷۔ امید اور خوف (خوف و رجا)
۶۸۔ اللہ پر توکل
۶۹۔ طریق کا پہلا مرحلہ (ا)
۷۰۔ طریق کا پہلا مرحلہ (ب)
۷۱۔ طریق کا دوسرا مرحلہ
۷۲۔ طریق کا تیسرا مرحلہ
۷۳۔ انسان کی چار حالتیں
۷۴۔ طریق کا چوتھا مرحلہ
۷۵۔ چالیس روحانی صفات/ عادات
۷۶۔ روزانہ کے وظائف
۷۷۔ ذکر الٰہی
۷۸۔ مراقبہ
۷۹۔ وضو کے روحانی درجات
۸۰۔ غسل کے روحانی درجات

۸۱۔ نماز کے روحانی درجات

۸۲۔ روزہ کے روحانی درجات

۸۴۔ صدقہ وزکوٰۃ کے روحانی درجات

۸۵۔ حج وعمرہ کے روحانی درجات

۸۶۔ سنت کی پیروی کے روحانی درجات

۸۷۔ ذکر کے روحانی درجات

۸۸۔ حضرت محمد مصطفےٰ ﷺ کی نورانی سنتیں

بسمه الله الر حمن الر احیم

الصلو ۃ والسلام علیك یا سید الانبیاء الصلو ۃ والسلام علیك یا خا تم الانبیاء

الحمد لله و کفٰی و سلا م علیٰ عباد ہ الّذ ین الصّطفٰے خصو صاً علی سید الرسل خا تم الا نبّیا و علی ا لہ و اصحا بہ اجمعین

کتاب کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے تا کہ اسکے ذریعے وہ اسکو راضی کر لے۔ باقی زمین پر جتنی مخلوق نظر آتی ہے بلکہ آسمان پر سورج، چاند اور ستارے بھی انسان کی خدمت کے لیے پیدا کئے گئے۔ اس دنیا میں مال و دولت، زمینیں، رشتے دار، بیوی بچے، صحت و بیماری، امیری اور غریبی یہاں تک کہ زندگی اور موت کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ بندے کی آزمائش کرتے ہیں۔ کیا اس بندے کو دنیا اور اسکی خواہشات مجھ سے دور لے جاتی ہے یا کہ یہ بندہ دنیا کو استعمال کر کے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھلانے کے لیے کہ وہ یہ زندگی کس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار سکتا ہے سید دو عالم حضرت محمد مصطفٰےﷺ کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے انسان کو اپنے اندر چار صفات پیدا کرنا پڑتی ہیں۔

۱) پہلی تو یہ کہ اسکی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے اندر گزرے اور ہر حال میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہی غلبہ دے چاہے ساری دنیا ایک طرف ہو جائے۔

۲) دوسری یہ کہ انسان رسول اللہﷺ کی ذات اقدس اور آپﷺ کے طریقہ زندگی کو دنیا کہ ہر باطل رسم و رواج پر ترجیح دے اور اپنی زندگی کو حضورﷺ کے رنگ میں رنگ لے۔

۳) تیسری یہ کہ مخلوق الٰہی کے حقوق پورے کرے۔ ان کو تکلیف نہ دے اور ان پر اپنی حیثیت کے مطابق شفقت کرے۔ ان کی دنیا اور آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

۴) چوتھی جو دل و دماغ کے متعلق ہے وہ یہ کہ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رکھنے کی کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔ ساری زندگی اسطرح گزارے کہ گویا یہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی یقیناً بندے کی ہر حالت دیکھ رہا ہے۔

اگر بندہ صرف یہ دنیوی زندگی جو بہت ہی مختصر ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزار لے تو اللہ تعالیٰ آنے والی ہمیشہ کی زندگی میں بندے کی مرضی پوری کریں گے۔

بندہ یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ اس کتاب میں قران و حدیث کی روشنی اور اولیاء و عارفین کی زندگی کے نچوڑ سے حاصل شدہ طریقہ کار لکھا گیا ہے جس پر چل کر لاکھوں اور کروڑوں لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور دوستی حاصل کی ہے۔

اس سفر پر چلنے سے پہلے انسان کو سب سے پہلے چار شرطیں پوری کرنا پڑتی ہیں۔
۱) اپنا عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقیدہ کے مطابق درست کرے۔
۲) وضو، غسل، عبادات اور لین دین اور زندگی گزارنے کے متعلق حلال وحرام، فرض وواجب اور سنت و بدعت کا علم حاصل کرے۔
۳) گزشتہ زندگی میں جو اللہ تعالیٰ اور مخلوق کے حقوق میں کمی کوتاہی ہوئی اسکی تلافی کرے اور آئندہ کے لیے توبہ کرے۔
۴) اس سفر میں شیطان، نفس، دنیا اور دنیا والے مخالفت کریں گے اس لیے مجاھدے اور خواہشات کی قربانی دینے کے لیے مضبوط ارادہ کرے۔

اسکے بعد سب سے پہلے بندہ اپنے جسم کے سات حصوں کو گناہوں سے بچانے کا طریقہ سیکھے گا جس میں زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور شرم وحیاء کے اعضا شامل ہیں۔ اسکے بعد یہ بندہ اپنے دل ودماغ کو برے خیالات سے محفوظ رکھنے کا طریقہ اور کس طرح اپنے خیالات کو پاکیزہ بنا سکتا ہے یہ سیکھے گا۔ تیسرے درجے میں دل کی بیماریوں مثلاً حسد، بغض، دکھاوا اور تکبر وغیرہ دور کرکے اچھی صفات پیدا کرے گا اپنے باطن میں مثلاً اخلاص، صبر، شکر، توکل، اور زہد وغیرہ۔ چوتھے درجے میں یہ بندہ اپنے ظاہر وباطن کو رسول اللہ ﷺ کی محبت واطاعت میں فنا کردے گا اور اسکے نتیجے میں اس بندے کو اللہ تعالیٰ کا قرب معرفت اور رضا نصیب ہوگی۔ اب اس بندے کا باطن نور سے روشن ہوجائے گا اور اب یہ جس راستے سے اللہ تعالیٰ تک پہنچا اسکی طرف دوسرے بندوں کو بھی بلائے گا اور ان کی مدد کرے گا۔ اگر اسی حالت میں اسکو موت آگئی تو وہ دنیا اور آخرت میں کامیاب ہوگیا آخرت میں اللہ کے فضل سے وہ انبیاء، صدیقین، شہدا اور اولیاء اللہ کی رفاقت میں ہوگا۔ شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ نے فرمایا کہ جس نے اللہ کو پالیا اس نے سب کچھ پالیا اور جو اللہ تعالیٰ کو نہ پاسکا اس نے سب کچھ کھو دیا۔
یہ کامیابی آپ بھی حاصل کرسکتے ہیں پہلی سیڑھی یہی ہے کہ اسکا طریقہ سمجھیں اور پھر کسی استاد اور رہنما جو حضور ﷺ کی شریعت اور سنت پر چل رہا ہو اور اس راستے کے بارے میں بھی علم رکھتا ہو اور اسکے نشیب وفراز سے واقف ہو اسکی رہنمائی میں چلیں۔
اللہ تعالیٰ ہم سب کو اپنی اور اپنے حبیب ﷺ کی سچی محبت اور اطاعت نصیب فرمائے اور دنیا و آخرت میں اپنی رضا عطا فرمائے۔

آمین یا رب العلمین و صلی الله علی النبی الامی سید نا و مو لا نا محمد و علی اله و اصحا به و حسبنا الله و نعم الو کیل۔

(احمد دبّاغ)

(ربیع الثانی ۱۴۳۰ ہجری)

☆الطريقة المحمد يه☆

رضائے الٰہی کی طرف سفر

اللہ کی رضا اور قرب کے طالبین کو جن مراحل اور گھاٹیوں سے گزرنا پڑتا ہے یہ کتاب اُن کی نشاندہی کرتی ہے۔ سالک کو جو اعمال اور اذکار استاد سے ملیں اُن پر اسکو عمل کرنا چاہیے۔ طالب اپنے استاد سے چالیس دن میں ایک مرتبہ رابطہ ضرور کرے، اپنے حالات کی اطلاع کرے اور استاد کی ہدایت اور مشورہ کے مطابق چلے۔

نام: ____________________

پتہ: ____

____

تاریخ: ____________

تعلیم/ ملازمت: ____

____

زندگی کا مقصد: ____

فارغ وقت کی مصروفیات: ____

مشکل الفاظ کا مفہوم

رضائے الٰہی: اللہ تعالیٰ کا کسی سے راضی اور خوش ہونا۔

سنت: حضور ﷺ کا قول، عمل اور وہ عمل جو آپ ﷺ کے سامنے کیا گیا ہو اور آپ ﷺ نے اس پر نکیر نہ فرمائی۔

طریقہ/طریق: راستہ جس پر چل کر بندہ اللہ کو راضی کر سکے۔

طالب/ سالک: اس راستے پر چلنے والا مسافر اور اللہ کی رضا چاہنے والا۔

مقصود: اصل مقصد جس کے لیے یہ ساری محنت درکار ہے۔

کشف (پردے کا ہٹ جانا): جاگتے ہوئے کوئی منظر، کسی دوسری جگہ یا دنیا کا نظارہ جیسے سوتے ہوئے خواب میں نظر آتا ہے۔

کرامت: رسول اللہ ﷺ کے متبع کامل سے کوئی ایسا امر یا بات ظاہر ہونا جو عام عادت کے خلاف ہو۔

نفس: جس میں مختلف قسم کی خواہشات پیدا ہوتی ہیں

تزکیہ: پاک کرنا

اللہ تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنا کیوں ضروری ہے؟

زندگی کے مختلف موڑ

عدم

یہ جتنی کائنات انسان کو اپنے اردگرد نظر آتی ہے آسمان، ستارے، سورج، چاند، چرند پرند، دریا، پہاڑ اور انسان یہ خود بخود نہیں بنے اور نہ ہی انسان نے ان کو بنایا ہے اور نہ یہ ہمیشہ سے موجود تھے اسی طرح فرشتے، جنت، دوزخ، عرش، کرسی اور لوح وقلم بھی پہلے موجود نہ تھے۔ صرف اللہ کی ذات تھی اور اسکے علاوہ کچھ نہ تھا۔ اللہ نے اپنی معرفت وعبادت کے لیے انسانوں اور جنات کو پیدا فرمایا۔ انسان نے اپنے آپ کو خود پیدا نہیں کیا اس لیے وہ زندگی بھی اپنی مرضی کے مطابق نہیں گزار سکتا بلکہ جس نے پیدا کیا ہے اسی کی مرضی کی مطابق اسکو زندگی گزارنی چاہیے یہی اصل اور ہمیشہ کی کامیابی کا راستہ ہے۔ سورۃ ملک میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کا مفہوم ہے کہ اللہ وہ ذات ہے جس نے موت اور زندگی کو پیدا فرمایا اس آزمائش کے لیے کہ تم میں کون بہترین اعمال کرتا ہے۔

عالم ارواح (روحوں کا جہاں)

اللہ تعالیٰ نے پہلے ہماری روحوں کو پیدا فرمایا اور ان سے پوچھا کیا میں تمہارا ربّ نہیں؟ سب نے کہا ہاں بیشک تو ہی ہمارا رب ہے۔ اسے عہد الست بھی کہتے ہیں۔ روحوں نے چونکہ اس کا اقرار اور دعوٰی کیا۔ اب اس دعوٰی کو ثابت کرنے کے لیے ان کو ایک جسم دے کر امتحان کے لیے دنیا میں بھیجا جاتا ہے۔

یہ فنا ہونے والی دنیا

اس دنیا میں روح کو تھوڑے عرصے کے لیے آزمائش کے لیے بھیجا گیا۔ اس کو جسم دیا گیا، یہ ہماری اس دنیا کی زندگی ہے یہاں نفس انسانی میں مختلف خواہشیں پیدا ہوتی ہیں۔ آزمائش یہ ہے کہ انسان یہ جسم اللہ کے حکموں اور رسول اللہ ﷺ کے طریقے کے مطابق استعمال کرتا ہے یا وہ شیطان اور اپنی خواہش کے مطابق چلتا ہے۔

موت کے بعد کی زندگی۔ برزخ کا جہاں

موت کے بعد انسان جس جہاں میں قیامت تک رہے گا اس کو برزخ کہتے ہیں یہاں انسان کا اختیار ختم ہو جاتا ہے یا تو اس کی قبر جنت کا باغ بن جاتی ہے اور یا دوزخ کا ایک گھڑھا ان برے اعمال کی وجہ سے جن کو اس نے دنیا میں اپنی مرضی سے اختیار کیا تھا۔

قیامت کا دن

یہ پچاس ہزار سال کا دن ہے اس میں دنیا کی زندگی جیسی کئی زندگیاں سما سکتی ہیں۔ اس دن انسان کو اپنی زندگی کے ہر لمحے کا حساب دینا ہوگا خصوصاً جوانی کی زندگی اور توانایاں کہاں اور کن چیزوں پر خرچ کیں۔ مال و دولت کن ذریعوں سے کمایا تھا اور کہاں خرچ کیا تھا۔ یہ بھی ضرور پوچھا جائے گا کہ اپنے علم پر عمل کتنا کیا۔ نیک لوگوں کے لیے یہ دن بہت جلد گزر جائے گا۔ اس دن تین عدالتیں لگیں گی۔

ایمان و کفر کی عدالت

۱) پہلی عدالت میں توحید و شرک کے متعلق سوال ہوگا یعنی انسان کا عقیدہ کیا تھا۔ اور انسان نے کس رسول کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی ذات اور صفات اور اللہ تعالیٰ کو راضی اور ناراض کرنے والے اعمال پر اطلاع پائی۔

حقوق اللہ کی عدالت

۲) دوسری میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے حقوق کے متعلق سوال ہوگا مثلاً نماز، روزہ، حج، زکوۃ کی کہاں تک پابندی کی اور زندگی میں کہاں تک سنتوں کے مطابق چلا اور قران کے بارے میں بھی کہ اس پر عمل کیا تھا یا نہیں۔ انسان کو کتاب و سنت کے مطابق چلنا ہی اس عدالت میں کامیاب کرسکتا ہے۔

حقوق العباد کی عدالت

۳) تیسری عدالت انسانوں اور دوسری مخلوق کے حقوق کے متعلق لگے گی جس میں لوگوں کے جان و مال کے بارے میں، ان کی عزت و آبرو کے بارے میں اور ان کی پاسداری کا سوال ہوگا۔ جانوروں کو ناحق تکلیف پہچانے کے متعلق بھی سوالات ہونگے۔

دوزخ کی زندگی

اگر اللہ نے اپنے فضل و کرم سے معاف نہ فرمایا تو فاسقوں اور گنہگاروں کو بہت لمبے عرصے کے لیے جہنم کی گرم آگ اور جہنم کی وادیوں اور نہروں میں رہنا پڑے گا جو آگ اور پیپ کی ہونگی۔ کافر تو ہمیشہ کے لئے وہاں جائیں گے اور مسلمانوں کو ایک مدت بعد وہاں سے نکالا جائے گا۔ ایمان والا ہمیشہ کے لیے جہنم میں نہ رہے گا۔

ہمیشہ کے لئے جنت کی زندگی

جنہوں نے ایمان لانے کے بعد نیک اعمال کئے اور گناہوں سے بچے اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ہمیشہ کے لئے ان کو جنت میں داخل فرمائیں گے۔ عام جنتی کی جنت بھی اس دنیا سے کئی گنا زیادہ بڑی ہوگی۔ ہر جنتی کو حضرت آدم علیہ السلام کا قد، حضرت

یوسف علیہ السلام کا حسن، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی سی عمر، حضرت داؤد علیہ السلام کی آواز اور سرورِ دو جہاں حضرت محمد ﷺ کے سے اخلاق عطا کئے جائیں گے۔ اللہ پاک خود براہِ راست اپنا کلام سنائیں گے اور اپنے لازوال اور بے مثال حسن کا دیدار کرائیں گے۔ وہاں نہ بیماری ہوگی نہ موت اور نہ کوئی اور پریشانی ہوگی۔ یہ ان لوگوں کا ٹھکانہ ہوگا جن لوگوں نے دنیا میں اللہ کو راضی کرلیا۔

خلاصہ

تاکہ انسان جہنم سے بچ کر بغیر عذاب کے جنت میں جا سکے۔ اس راستے میں یہ سکھایا جاتا ہے کہ انسان اپنے جسم، دل، دماغ اور روح کو کیسے گناہوں سے پاک کرسکتا ہے اور پاک رکھ سکتا ہے اسی کو تزکیہ نفس کہتے ہیں۔ تزکیہ نفس کر لینے سے انسان اللہ کا محبوب بن جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس سے راضی و خوش ہو جاتے ہیں وگرنہ موت کے بعد بہت دردناک اور دکھ دینے والا عذاب ہمارے انتظار میں ہے۔

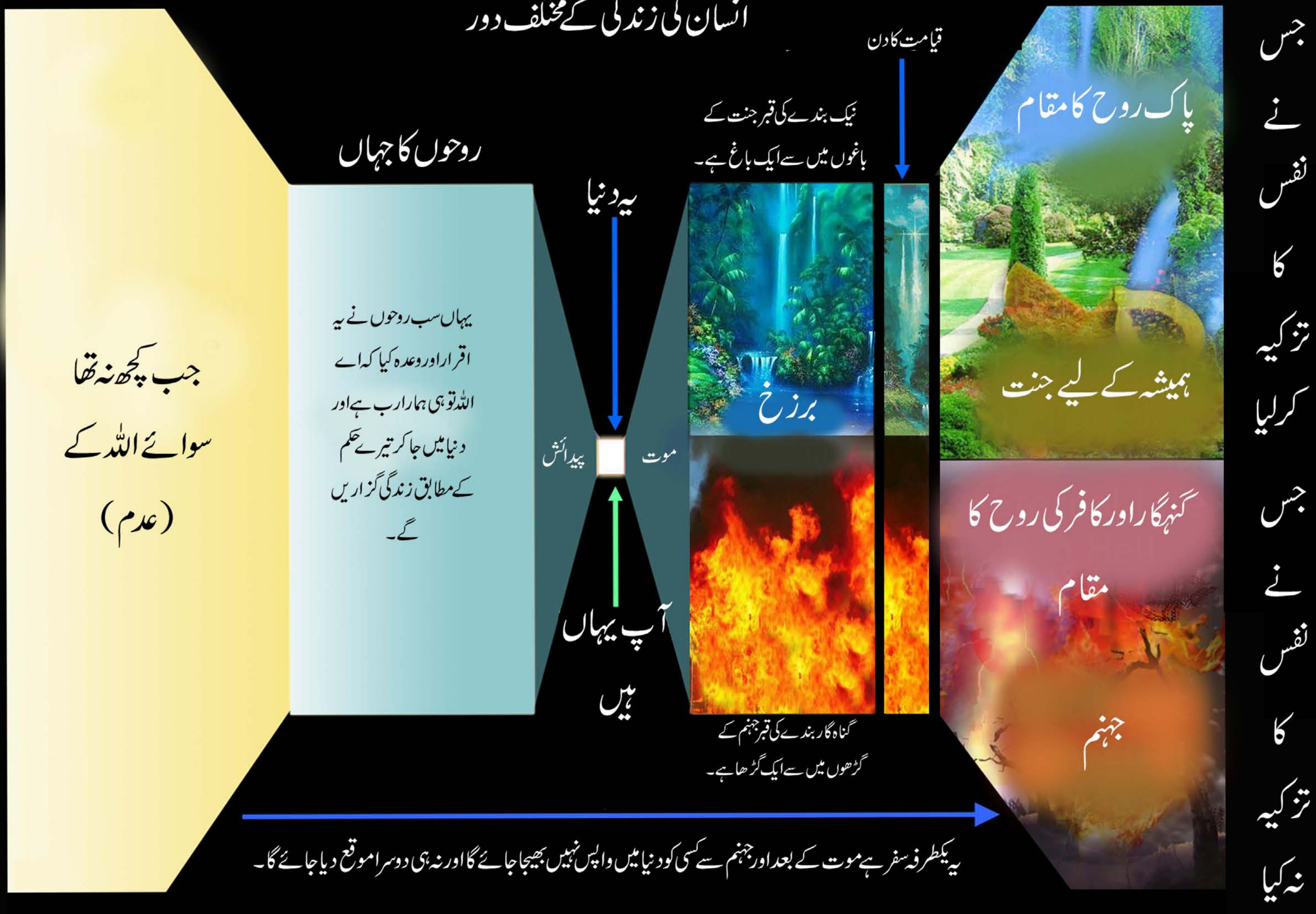

انسان کی زندگی کے مختلف دور
جب کچھ نہ تھا
سوائے اللہ کے
(عدم)
روحوں کا جہاں
یہاں سب روحوں نے یہ اقرار اور وعدہ کیا کہ اے اللہ تو ہی ہمارا رب ہے اور دنیا میں جا کر تیرے حکم کے مطابق زندگی گزاریں گے۔
یہ دنیا
پیدائش
موت
آپ یہاں ہیں
نیک بندے کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ ہے۔
برزخ
گناہ گار بندے کی قبر جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہے۔
قیامت کا دن
پاک روح کا مقام
ہمیشہ کے لیے جنت
گنہگار اور کافر کی روح کا مقام
جہنم
جس نے نفس کا تزکیہ کرلیا
جس نے نفس کا تزکیہ نہ کیا
یہ یکطرفہ سفر ہے موت کے بعد اور جہنم سے کسی کو دنیا میں واپس نہیں بھیجا جائے گا اور نہ ہی دوسرا موقع دیا جائے گا۔

مختلف سوالات اور اُن کے جوابات

سوال: اس راستے کی منزلِ مقصود کیا ہے؟

جواب: اللہ کی رضا یعنی اللہ کو خوش کرنا۔

سوال: اللہ تعالیٰ کیسے راضی ہوتے ہیں؟

جواب: اللہ کو راضی کرنے کے لیے انسان کو چار کام کرنے پڑینگے؛

اللہ کی ذات اور حکم کی عظمت

۱) اللہ تعالیٰ کی ذات کو ہر باطل اور ہر شے پر ترجیح دینا اور اسکے احکام کو ہر مخالف خواہش اور چیز پر عملی طور پر غلبہ دینا۔

حضرت محمد ﷺ ور آپ ﷺ کے طریقہ کی عظمت

۲) حضرت محمد ﷺ کو ہر رہنما اور مقتدا پر ترجیح دینا اور آپ ﷺ کے طریقہ زندگی کو ہر مخالف طریقہ زندگی پر عملی طور پر ترجیح دینا۔صحابہ کرامؓ کو حضرت محمد ﷺ کی سیرت کے ستارے سمجھ کر انکی راہ پر چلنا۔

مخلوق پر شفقت

۳) اللہ کی مخلوق کے حقوق ادا کرنا اور ان پر شفقت کرنا۔دنیوی طور پر ان کو اپنی حیثیت کے مطابق فائدہ پہنچانا اور تاکہ آخرت میں بھی وہ عذاب سے بھی بچ جائیں اس کے لیے ان کو دین اور سنت پر چلنے کی دعوت دینا۔

حضوری

۴) ہر وقت دل اور باطن کو اللہ تعالیٰ کے دربار میں حاضر رکھنا یعنی اس دھیان میں رہنا کہ اللہ مجھے دیکھ رہے ہیں اور اسکے مناسب اعمال اختیار کرنا۔

سوال: کونسی چیزیں اللہ کے قرب و رضا کے راستے کی منزل نہیں اور نہ ہی ان کا حاصل ہونا ضروری ہے اور نہ ہی وہ بندے کا مقصد ہونی چاہئیں؟

جواب:

غیر اختیاری احوال و کیفیات

نیچے لکھی گئی چیزیں، حالتیں اور کیفیات مقصود نہیں اور نہ ہی لازمی ہیں؛

۱) اچھے خوابوں کا آنا۔

۲) کشف اور کرامات ظاہر ہونا۔

۳) الہام یا اس جیسی کیفیت پیدا ہونا۔

۴) ذکر یا مراقبہ میں رنگ اور نور نظر آنا۔

۵) دم اور تعویذ گنڈے کی اجازت حاصل کرنا۔

۶) کسی جنّ کا قبضے میں آ جانا یا جنّات کے زیرِ اثر

مریضوں کا علاج کرنا۔

۷) رزق اور کاروبار میں اضافہ ہونا۔ ۸) جسمانی بیماریوں سے شفا مل جانا۔

۹) آئندہ کی خبریں یا دوسروں کی سوچوں کا علم ہونا۔ ۱۰) مقدمات اور دنیوی مقاصد میں کامیابی حاصل ہونا۔

۱۱) نیک کام خود بخود ہونا شروع ہو جائیں گے اور گناہ خود بخود چھوٹ جائیں گے خود محنت نہیں کرنا پڑے گی۔

۱۲) کوئی برا خیال یا وسوسہ نہیں آئے گا۔ ۱۳) اولاد کا حاصل ہونا یا بڑھنا۔

۱۴) کوئی بخشش کی ذمہ داری لے لے گا ہم چاہے گناہوں میں مشغول رہیں۔

۱۵) گناہ کی طرف ہلکا سا میلان بھی نہیں ہوگا۔ ۱۶) لطائف کا حرکت کرنا۔

اصل مقصد

اوپر بیان کردہ ساری چیزیں مقصود نہیں بلکہ مقصود اللہ کی رضا ہے اور جس کا سب سے بڑا ذریعہ حضور ﷺ کی مبارک زندگی کی ہر شعبہ میں پیروی ہے مثلاً

۱) عقائد۔یعنی بندہ اللہ، اسکے فرشتوں، کتابوں، رسولوں اور آخرت پر کس طرح کا ایمان رکھتا ہے

۲) عبادات۔یعنی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ اور ذکر و تلاوت میں۔

۳) معاملات۔یعنی مالی لین دین تجارت و کاروبار میں۔

۴) معاشرت۔یعنی لباس، کھانے پینے، سونے جاگنے اور زندگی کے عام رہن سہن کے طریقے میں۔

۵) اخلاق۔یعنی رسول اللہ ﷺ کی باطنی صفات کے حصول کی کوشش مثلاً

صبر (مصیبت یا خوشی میں کوئی غیر شرعی ردعمل کا اظہار نہ کرنا نہ دل سے نہ زبان سے اور نہ جسم سے)۔

اخلاص (نیک عمل خالص اللہ کی رضا کے لیے کرنا کسی دنیوی غرض سے نہیں)۔

شکر (نعمت کو اللہ کی طرف سے سمجھنا نہ کہ اپنی قابلیت کا نتیجہ اور اسکو اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں استعمال نہ کرنا)۔

ذکر (ہر وقت دل و دماغ اور روح میں اللہ کی موجودگی کا یقین ہونا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت مجھے دیکھ رہے ہیں اور اسکا اظہار زبان اور جسم سے اللہ کی تعریف اور اطاعت کی شکل میں کرنا)۔

توکل (اسباب کو اختیار کرنا لیکن نظر اور سوچ اللہ کی قدرت کی طرف ہونا اور معاملہ اللہ کے سپرد کر دینا اور نتیجہ اسی پر چھوڑ دینا)۔

زہد (دل میں دنیا کی بے رغبتی ہونا اور محبت نہ ہونا بمقابلہ آخرت کے)۔

اسکے ساتھ باقی چیزیں حاصل ہو جائیں تو اُن پر اللہ کا شکر ادا کرے اور نہ حاصل ہوں تو اللہ کے قرب اور رضا حاصل کرنے میں کوئی نقصان نہیں۔

اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے چار ذریعے

مقصد اعظم
اللہ کی رضا

- نیک کام صرف اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لیے کرنا نہ کہ کسی اور مقصد کے لیے۔
- مسلسل یہ خیال ذہن میں رکھنا کہ میں اللہ کی اتنی عبادت نہیں کرسکتا جتنا کہ اللہ عبادت کے لائق ہے۔
- اللہ ہی کے فضل سے میں اس رستے پر چل رہا ہوں اور اسی کے فضل میں اسکی رضا حاصل کروں گا۔

4 ہر وقت اللہ تعالیٰ کی حاضری میں رہنا

3 اللہ تعالیٰ کی ذات اور حکم کی عظمت

حضرت محمد ﷺ اور آپ ﷺ کے طریقہ اور سنت کی پیروی

2 1 مخلوق پر شفقت

مخلوق پر دنیوی اور اخروی اعتبار سے شفقت کرنا۔ سب سے پہلے مخلوق کے مالی، جانی اور عزت کے متعلق حقوق پورے کرنا جس میں اہل وعیال، ماں باپ، رشتے دار اور ساری انسانیت شامل ہے۔ اسکے بعد بقدر اپنی استطاعت کے ان کو نفع پہنچانے کی کوشش کرے

الطریق

شیخ / استاد

مجاھدہ

استقامت

پہلی شرط

سوال: اس طریق اور راستے پر چلنے سے پہلے مجھے کیا کرنا چاہیے؟

جواب: اللہ کی دوستی کے اس راستے کے مسافر بننے سے پہلے تین شرطیں پوری کرنی پڑتی ہیں ورنہ اس سفر کو طے نہیں کرسکتا۔

سوال: وہ شرطیں کیا ہیں؟

جواب:

عقیدہ

ا) عقیدہ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کے مطابق ہونا ضروری ہے۔ اہل سنت والجماعت کے عقیدے کتب عقائد میں ہیں۔ عقیدے کا مطلب ہوتا ہے کہ انسان کن چیزوں پر یقین اور ایمان رکھتا ہے اور کس طرح کا ایمان اور یقین رکھتا ہے۔ عقیدے کی سات بنیادیں ہیں؛

اللہ

اللہ تعالیٰ کی ذات اور اسکی تمام صفات پر ایمان لانا اور کسی کو بھی اسکی ذات میں، صفات میں اور افعال (کاموں) میں شریک نہ ٹھہرانا۔ یہ یقین رکھنا کہ کوئی مخلوق اسکی طرح نہیں اور نہ وہ کسی مخلوق جیسا ہے، نہ وہ کسی کا حصہ ہے اور نہ کوئی اسکی ذات کا حصہ ہے۔ وہ ذہنوں اور سوچوں سے بلند ہے۔

فرشتے

اسکے تمام فرشتوں پر ایمان لانا اور یہ کہ وہ سب معصوم ہیں۔ وہ اللہ کی نافرمانی نہیں کرتے اور جو حکم ملے اس کو پورا کرتے ہیں۔

کتابیں

تمام آسمانی کتابیں جو اللہ نے نازل فرمائیں ہیں اُن پر ایمان لانا لیکن پیروی صرف قران مجید کی ہوگی جو آخری کتاب ہے اور پہلے اتاری گئی کتابیں منسوخ ہوچکی ہیں مثلاً تورات، انجیل اور زبور۔

رسل

تمام انبیاء اور رسولوں پر ایمان لانا اور یہ ایمان رکھنا کہ وہ مخلوق میں سب سے افضل ہیں اور گناہ سے پاک ہیں لیکن اب پیروی اور اتباع آقا دوجہاں اور انبیاء ورسولوں کے امام حضرت محمد ﷺ کی کرنی ہوگی۔ پچھلے کوئی پیغمبر یہاں ظاہر ہو تو وہ بھی حضرت محمد ﷺ کے ہی پیروکار ہوں گے آپ ﷺ کی امت میں رہیں گے اپنی جماعت علیحدہ نہ بنائیں گے۔

قیامت کا دن

قیامت کے دن پر ایمان لانا کہ اس دن سب مخلوق اللہ کے دربار میں حاضر ہوگی جو گزر چکے اور جو آنے والے ہیں اور اللہ

پاک اپنے فضل وکرم سے انعام اورثواب دیں گے اور عدل سے جرموں کی سزا دیں گے اوراس دن کسی پر ظلم نہیں ہوگا۔

تقدیر

اس پر ایمان رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کا علم سب زمانوں اور ہر جگہ کا احاطہ کئے ہوئے ہے اوراسکوسب چیزوں پر قدرت حاصل ہے وہ جو چاہتا ہے

کرتا ہے۔ بندوں کا ہر عمل اسکے علم میں ہے لیکن بندہ عمل اپنے اختیار سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کسی کو مجبور نہیں کرتے اللہ نے اپنی مرضی سے بندوں کو یہ اختیار دیا ہے۔ ہر چیز اور عمل کو وہی پیدا کرتا ہے اور وہ نیکی سے خوش ہوتا ہے اور گناہ سے ناراض ہوتا ہے ۔ بھلائی ہو یا برائی، خیر ہو یا شر کوئی شے اسکے علم وقدرت سے باہر نہیں اور ساتھ یہ بھی یقین رکھنا کہ وہ ہر عیب اور نقص سے پاک ہے مثلاً ظلم، جھوٹ اور جہل وغیر

موت کے بعد کی زندگی

اس بات پر ایمان لانا کہ موت کے بعد ہر ایک زندہ کیا جائے گا اور ایک نئی زندگی کا آغاز ہوگا جس کے بعد موت نہیں۔

ختم نبوت

ہمارے نبی حضرت محمدﷺ آخری نبی ہیں اوران کے بعد کوئی نیا نبی اس دنیا میں نہیں آئے گا جو ایسا دعویٰ کرے وہ جھوٹا اور ایمان سے خارج ہے اوراسکو ماننے والے بھی۔ قرب قیامت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام بھی ایک امتی کی حیثیت سے اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور قران اور حضرت محمدﷺ کی سنت وشریعت کے مطابق زندگی گزاریں گے اور حکومت کریں گے۔

صحابہ اور اہل بیت رضوان اللہ علیہم

حضرت ابوبکر صدیقؓ، حضرت عمرؓ، حضرت عثمانؓ، حضرت علیؓ علی الترتیب سب صحابہؓ سے افضل ہیں پھر عشرہ مبشرہ اور اصحاب بدر اور اصحاب شجرہ کا درجہ ہے۔ حضرت محمدﷺ کی ازواج مطہرات اہل بیت میں سے ہیں اور حضرت سیدہ فاطمہؓ اور حضرت علیؓ بھی اہل بیت میں سے ہیں، حضرت سیدنا امام حسنؓ اور حضرت سیدنا امام حسینؓ سب جنت کے سردار ہیں۔ تمام صحابہؓ اللہ کے محبوب بندے ہیں ان کی برائی کرنے والا لعنتی ہے اور کافر کہنے والا خود کافر ہے۔ اسی طرح اہل بیت سے محبت دنیا وآخرت میں باعث سعادت ہے اوران سے بغض رکھنا یا ان کی بے ادبی انتہائی بدبختی ہے۔

اولیآء اللہ

اللہ کے نیک بندے جو سنت کی اتباع کر کے اللہ تعالیٰ کو راضی کرلیں ان کو اولیاء اللہ کہتے ہیں ان کا ادب کرنا باعث برکت ہے اور بے ادبی بدبختی ہے۔ ولی وہی ہے جو حضورﷺ کی سنت اور شریعت (اسلامی قانون) کے مطابق زندگی گزارتا ہے۔ اگر اللہ چاہے تو ان کے ہاتھ پر کرامتیں ظاہر ہوتی ہیں لیکن یہ ولائیت کی شرط نہیں۔ سب سے بڑی کرامت استقامت کے ساتھ سنت کی

پیروی ہے۔

اولیآءشیطان

جو شریعت محمدی ﷺ کی مخالفت کرتا ہو تو چاہے وہ آسمانوں میں اڑے یا پانی پر چلے اور دلوں کے حالات کی خبر دے یا کوئی اور ایسی چیز دکھائے اور ساتھ ہی ولائیت کا دعوٰی بھی کرے تو یہ اسکے اللہ کے ولی ہونے کی نشانی نہیں بلکہ وہ شیطان کا ولی اور ساتھی ہے۔ تارک نماز یا بلا عذر نماز با جماعت چھوڑنے والا، داڑھی منڈوانے والا، نامحرم عورتوں کو اکیلا تنہائی میں ملنے اور ان سے پاؤں دبوانے والا ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر اور ستاروں کا حساب لگا کے قسمت کا حال بتانے والا کبھی اللہ کا ولی نہیں ہو سکتا۔ شریعت محمدی ﷺ میں کسی بزرگ کے خواب، کشف، یا الہام سے کمی یا اضافہ نہیں ہوسکتا جو ایسا دعوٰی کرے وہ شیطان کا پیروکار بن چکا ہے اور گمراہ اور زندیق یعنی بے دین ہو چکا ہے۔ انہی میں وہ لوگ شامل ہیں جو ظاہری نماز نہیں پڑھتے اور کہتے ہیں ہماری روح ہر وقت نماز میں رہتی ہے اور کہتے ہیں ہمیں عبادت اور سنت پر چلنے کی ضرورت نہیں کیونکہ ہم ''پہنچ'' چکے ہیں، ہاں یہ سچ ہے وہ پہنچ چکے ہیں مگر کہاں؟ گمراہی اور جہنم میں نہ کہ اللہ کے قرب و رضا تک۔

(عقیدہ طحاویہ، شرح فقہ اکبر اور تکمیل لایمان)

<u>ایمان (عقیدہ)</u>

اجزائے ایمان	کتب	درجہ		
		مختصر	متوسط	تفصیل
اللہ	عقائد پر کتابیں ۱) فقہ اکبر۔ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ ۲) عقیدہ طحاویہ۔ امام طحاوی رحمہ اللہ ۳) شرح فقہ اکبر۔ امام ملّا علی قاری رحمہ اللہ ۴) تکمیل الایمان۔ حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمہ اللہ			
فرشتے				
کتابیں				
انبیاء ورسل اور ختم نبوت				
قیامت				
تقدیر				
موت کے بعد کی زندگی				

دوسری شرط

سوال: دوسری شرط کیا ہے؟

جواب: عقیدہ اور ایمان کا تعلق انسان کے دل ودماغ سے ہے جسم سے نہیں ۔ یہ جسم جو ہمیں امانت دیا گیا ہے اسکو کس طرح استعمال کرنا ہے؟ کون سے اعمال اللہ کو ناراض کرنے والے ہیں؟ کن اعمال اور کاموں سے اللہ راضی ہوتے ہیں؟ اور عبادت کس طرح کرنی چاہیے؟ اس علم کو فقہ کا علم یا مسئلہ مسائل اور حلال وحرام جاننے کا علم کہتے ہیں ۔ اس میں سب سے ضروری یہ ہے کہ طالب کو غسل، وضو، نماز، روزہ اور حج کے متعلق جو چیزیں فرض، واجب، سنت، مستحب، حرام، مکروہ اور وہ اعمال جو وضو، نماز اور روزہ کو فاسد کر دیتے ہیں یا توڑ دیتے ہیں ان کا علم ہو مثلاً غسل کے تین فرائض ہیں ۱) کلّی کرنا ۲) ناک میں نرم ہڈی تک پانی ڈالنا ۳) سارے جسم پر پانی اسطرح بہانا اور ملنا کہ کوئی جگہ بال برابر بھی خشک نہ رہے۔

فقہ کے مسائل (عبادت اور زندگی گزارنے کے اسلامی قاعدے قانون)

اسلامی فقہ	فرض اعمال	واجب اعمال	سنت اعمال	مستحب اعمال	مکروہ اعمال	مفسد (عمل کو توڑنے والے) اعمال
غسل						
وضو						
تیمّم						
نماز						
روزہ						
زکوٰۃ						
حج						
حلال وحرام (رزق کے متعلق)						

تیسری شرط

سوال: اللہ کو راضی کرنے کے لیے تیسری شرط کیا ہے؟

جواب: ## گزشتہ برے اعمال کی تلافی

یہ تو بہت اچھی بات ہے کہ انسان آئندہ زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام اور رسول اللہ ﷺ کے طریقوں کے مطابق گزارنا چاہتا ہے لیکن اگر گزری ہوئی زندگی میں طالب نے اللہ تعالیٰ، رسول ﷺ، اپنے نفس اور دوسری مخلوق کے حقوق ضائع کیے ہیں یا اُن میں کوتاہی کی ہے تو ان کو پورا کرنا پڑے گا اور معافی طلب کرنا ہو گی۔

سوال: اللہ تعالیٰ کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: ## اللہ تعالیٰ کے حقوق

۱) اسکی ذات اور صفات میں کسی کو شریک نہ ٹھہرانا۔

۲) عبادت صرف اسی کی رضا کے لیے کرنا مخلوق کی نظروں میں عزت اور شہرت حاصل کرنے کے لیے نہیں۔

۳) نمازیں جو بالغ ہونے کے بعد قضا ہو چکی ہیں ان کو ادا کرنا اور توبہ کرنا۔

۴) روزے جو قضا ہو چکے یا توڑ دیے ان کو شریعت کے مطابق ادا کرنا اور کفارہ دینا۔

۵) پچھلے سالوں کی زکوٰۃ کا حساب کر کے ادا کرنا۔

۶) حج اگر فرض ہے تو ادا کرنے کا اسی سال ارادہ کرنا۔

۷) اگر کوئی منت مانی ہے یا کوئی وعدہ اللہ سے کیا ہے اسکو پورا کرنا اور قسم کا کفارہ دینا اگر پوری نہیں کی۔

سوال: اللہ کے رسول حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: ## حضرت محمد مصطفٰے ﷺ کے حقوق

۱) حضور اکرم ﷺ پر کامل طریقے سے ایمان لانا۔

۲) سب سے زیادہ آپ ﷺ سے محبت کرنا یہاں تک کہ بیوی، بچوں اور والدین سے بھی زیادہ۔

۳) حضور اکرم ﷺ اور جس شے کا آپ ﷺ سے تعلق ہو اسکا سب سے بڑھ کر ادب واحترام اور عزت وتوقیر کرنا۔

۴) حضور نبی رحمت ﷺ کے دین، شریعت اور سنت یعنی طریقہ زندگی کی پیروی کرنا یعنی خود اس پر عمل کرنا۔

۵) آپ ﷺ کے دین و شریعت اور سنت و طریقہ کی طرف دوسروں کو دعوت دینا اور اس کی تبلیغ کرنا۔

سوال: اپنی ذات اور نفس کے حقوق کیا ہیں؟

جواب: <u>اپنی ذات اور نفس کے حقوق</u>

۱) اپنی ذات کو اللہ کی ناراضگی اور جہنم کی آگ سے بچانا۔

۲) جسمانی صحت کا خیال رکھنا۔

۳) بقدر ضرورت نینداور آرام۔

۴) جسم کو پاک اور صاف اور طہارت کا خیال رکھنا۔

۵) رزق حلال سے اپنے جسم کی پرورش کرنا۔

سوال: دوسری مخلوق کے کیا حقوق ہیں؟

جواب: <u>دوسری مخلوق کے حقوق</u>

انسانوں کے حقوق تین قسم کے ہیں۔

<u>۱) مالی حقوق:</u>

مال و دولت کے متعلق۔ اگر پچھلی زندگی میں ناجائز طریقے سے کوئی مال حاصل کیا ہے چاہے وہ زمین ہو، پیسہ ہو، مکان ہو، یا سونا چاندی کے زیورات تو یہ مال مالک کو واپس کرنا ہوگا یا اس سے معاف کرانا ہوگا۔ اگر مالک فوت ہوگیا ہے تو اس کے وارثوں کو دے اگر وارث بھی نہیں تو اس کی طرف سے صدقہ کردے۔

<u>۲) جانی حقوق:</u>

اگر ناحق کسی کے جسم کو نقصان پہنچایا یا قتل کیا یا ذہنی اور جذباتی طور پر کسی کو ناحق دکھ پہنچایا ہو تو اس سے معافی مانگنا ہوگی۔

<u>۳) عزت کے متعلق حقوق:</u>

اس میں جھوٹا الزام، غیبت، چغلی، جھوٹی گواہی، تہمت اور ایسا مذاق جس سے کسی مسلمان کی بے عزتی ہوئی ہو شامل ہیں۔ ان لوگوں سے معافی مانگنی ہوگی۔

<u>**نوٹ:**</u> ان لوگوں سے معافی مانگ کر پھر اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگے اور توبہ کرے۔

<u>۴)</u> اگر جانور پرندے یا کیڑے مکوڑے پر بھی ظلم کیا ہے یا ناحق قتل کیا ہے تو اللہ سے معافی طلب کرے اور توبہ کرے۔

<u>۵)</u> آخر پر اللہ پاک سے عرض کرے؛ اے اللہ جس کے حقوق ضائع ہوئے اور میرے علم میں نہیں تو اس پر میری پکڑ نہ فرمانا بلکہ اپنے فضل و کرم سے مجھے معاف فرمادے۔

اللہ تعالیٰ اور بندوں کے حقوق متعلق ایک اہم مسئلہ

بالغ مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ اپنی وصیت لکھ دے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''جس کسی مسلمان کے پاس کوئی چیز ہو جس کی وصیت کرنی ہو تو یہ بات جائز نہیں کہ دو راتیں گزر جائیں اور اسکی وصیت اس کے پاس لکھی ہوئی نہ ہو''۔ (صحیح بخاری)

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ''جس شخص کو وصیت پر موت آئی (یعنی وصیت کر کے مرا) وہ صحیح راستہ پر اور سنت پر مرا، اور تقویٰ اور شہادت کی موت مرا، بخشا ہوا کی حالت میں مرا''۔ (سنن ابن ماجہ)

وصیت میں یہ لکھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کے کونسے حقوق ادا کرنا باقی ہیں مثلاً نمازیں، روزے، زکوٰۃ اور حج وغیرہ اور ساتھ یہ بھی وصیت کرے کہ اس کے مال میں سے شریعت کے مطابق حصے نکال کر فدیہ دیا جائے۔

بندوں کے ساتھ جو لین دین ہے اسکے متعلق بھی تفصیل لکھ دے کس کے پیسے دینے ہیں اور کس سے لینے ہیں یا اگر کسی سے معافی طلب کرنی ہو تو وہ بھی لکھ دے۔ اسکے بعد اپنے متعلقین، رشتہ دار اور اہل وعیال کو دین اور سنت پر قائم رہنے دنیوی زندگی سے دھوکہ نہ کھانے اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے متعلق نصیحتیں کرے جس طرح گویا ایک مرنے والا آخری نصیحتیں کر رہا ہو۔ اس میں اپنے جنازے اور دفن کے متعلق بھی اپنی خواہش کا اظہار کر سکتا ہے۔

اگر کسی نے اپنی وصیت میں کوئی ایسی چیز لکھ دی شریعت محمدی ﷺ کے خلاف ہو تو وہ وصیت پوری نہ کی جائے گی اور جو کرے گا تو وصیت کرنے والا اور اس پر عمل کرنے والا دونوں اللہ کے دربار میں مجرم ٹھہرائے جائیں گے۔

حقوق اللہ اور حقوق العباد

اللہ کے حقوق	توحید اور اخلاص　نماز　روزہ　زکوۃ　حج　منت و نذر محبت　بندگی　اطاعت　عظمت	ادائیگی
اللہ کے رسول ﷺ کے حقوق	ایمان　محبت　ادب　عظمت　اتباع سنت　دعوت تبلیغ	
نفس اپنی جان کے حقوق	آخرت کے عذاب سے بچانا　صحت کا خیال رکھنا　رزق حلال　صفائی	
انسانوں کے حقوق	مالی　جانی　عزت　وعدہ پورا کرنا	
عام مخلوق ماحول، زمین، جاندار قدرتی وسائل	شفقت　ناحق تکلیف نہ دینا　فضول خرچی اور کسی نعمت کو ضائع نہ کرنا	

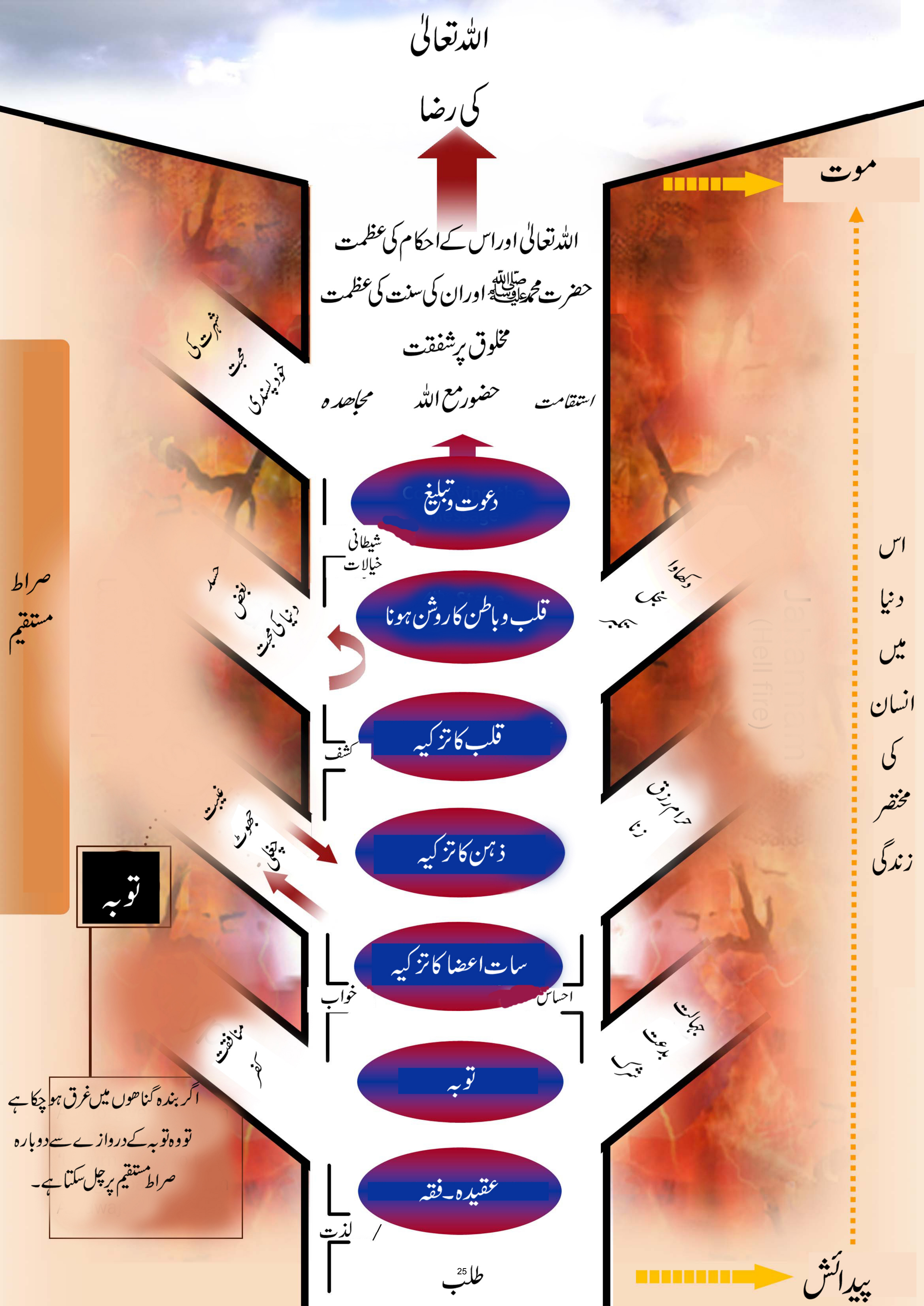
اللہ تعالیٰ
کی رضا
اللہ تعالیٰ اور اس کے احکام کی عظمت
حضرت محمد ﷺ اور ان کی سنت کی عظمت
مخلوق پر شفقت
مجاہدہ
حضور مع اللہ
استقامت
دعوت و تبلیغ
شیطانی خیالات
قلب و باطن کا روشن ہونا
قلب کا تزکیہ
کشف
ذہن کا تزکیہ
سات اعضا کا تزکیہ
خواب
احساس
توبہ
عقیدہ۔فقہ
لذت
طلب
شہرت کی
محبت
خود پسندی
حسد
بغض
دنیا کی محبت
غیبت
جھوٹ
چغلی
منافقت
کفر
صراط مستقیم
توبہ
اگر بندہ گناھوں میں غرق ہو چکا ہے
تو وہ توبہ کے دروازے سے دوبارہ
صراط مستقیم پر چل سکتا ہے۔
موت
اس
دنیا
میں
انسان
کی
مختصر
زندگی
پیدائش
دکھاوا
بخل
تکبر
حرام رزق
زنا
جہالت
بدعت
شرک

توبہ کرنے کا طریقہ

توبہ کا مطلب:

توبہ وہ دروازہ ہے جس سے گناہ گار بندہ اللہ کے قرب کے محل میں داخل ہوسکتا ہے۔توبہ کا لفظی معنی ہے لوٹنا یعنی ایک گناہ گار بندہ

گناہ کی زندگی سے نیکی کی طرف

جہنم سے جنت کی طرف

دنیا سے آخرت کی طرف

شیطان کی پیروی سے رسول اللہ ﷺ کی پیروی کی طرف

غیر اللہ سے اللہ کی طرف

مخلوق کی رضا سے خالق کی رضا کی طرف

اللہ کی دوری سے اللہ کے قرب کی طرف

اللہ کی پکڑ سے اللہ کی معافی کی طرف

اور اللہ کی ناراضگی سے اللہ کی رضا کی طرف لوٹتا ہے

وہ پہلے والے غلط راستے کو چھوڑ کر ایک صحیح راستے پر جس کو صراط مستقیم کہتے ہیں سفر شروع کرتا ہے۔

توبہ کے دو نفل:

توبہ کرنے والے کو چاہیے کہ وہ اچھی طرح وضو کرے اور دو رکعات نفل اللہ کی رضا کے لیے ادا کرے اور اس کے بعد اپنے گناہوں کو یاد کرے اور گڑگڑا کر روتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے اللہ سے دعا کرے کہ اے اللہ تیرے سوا میرا کوئی رب نہیں اور میرے سوا تیرے بہت بندے ہیں میرے گناہ تیرے سوا کوئی نہیں بخش سکتا۔اپنے فضل و کرم سے مجھے معاف فرما اور آئندہ زندگی میں گناہوں سے حفاظت فرما۔اول و آخر درود و سلام بھی پڑھے۔بہترین وقت رات کا آخری حصہ ہے جس میں اللہ پاک خود اعلان فرماتے ہیں کہ کوئی ہے جو گناہوں کی مغفرت چاہتا ہو؟

توبہ کو چھوڑے نہیں اور دیر نہ کرے:

یہ ضروری ہے کہ نیچے لکھی گئی شرائط کے ساتھ توبہ کرے اور یاد رکھے کہ بندہ آئندہ نہ گناہ کرنے کا پختہ ارادہ کر رہا ہے وعدہ نہیں کر رہا اس لیے اگر پھر گناہ ہو جائے تو پھر شرطوں کے ساتھ توبہ کرے اگر گناہ نہیں چھوٹ رہے تو توبہ بھی نہ چھوڑے کیونکہ اللہ پاک بار بار توبہ کرنے والوں سے محبت کرتا ہے۔معصوم تو صرف انبیاء علیہم السلام اور فرشتے ہیں۔

بخشش اورتوبہ کے متعلق ایک شیطانی دھوکہ:

گناہ پر اصرار کرنا اور توبہ نہ کرنا اور ساتھ مغفرت کی امید رکھنا صرف دھوکہ، بیوقوفی اور خالی تمنا ہے۔اسباب اختیار کر کے پھر امید رکھنا صحیح طریقہ ہے۔ بیج ڈال کر ہی اللہ سے فصل اور پھل کی امید رکھنی چاہیے توبہ بیج ہے اور مغفرت اس کا پھل ہے۔

توبہ کب تک کر سکتا ہے؟

اگر انسان ابھی مرا نہیں تو وہ توبہ کر سکتا ہے جب تک کہ وہ غرغرہ کی حالت کو نہیں پہنچتا ہے اور یہ وہ حالت ہے جب انسان کی روح نکلنا شروع ہو جاتی ہے اور گلے سے سانس کی عجیب وغریب آواز نکلنا شروع ہو جاتی ہے۔

دوسرا وہ وقت جب توبہ کا دروازہ بند ہو جائے گا، وہ قیامت کے قریب سورج کا مغرب سے طلوع ہونا ہے۔

توبہ کی چار شرائط:

۱) گزشتہ گناہ پر ندامت وشرمندگی۔

۲) گناہ کو فوراً ترک کر دینا۔

۳) آئیندہ کے لیے پختہ ارادہ کرنا کہ پھر نہ کروں گا۔

۴) اگر اس گناہ میں اللہ، اسکے رسول ﷺ اور دوسری مخلوق کے حقوق ضائع ہوئے ہوں تو وہ بھی ادا کرنا۔

توبہ کے صحیح ہونے میں مددگار امور:

۱) اخلاص۔ گناہ صرف اللہ کیلئے چھوڑنا نہ کہ کسی اور کے ڈر، خوف یا ملامت کی وجہ سے۔

۲) وہ صحیح توبہ کرنے والا نہیں جو گناہ اس لیے چھوڑے کہ اسکی ملازمت یا عہدہ جاتا رہے گا۔

۳) یا کہ اسکی شہرت اور عزت میں فرق پڑے گا۔

۴) یا کوئی بیماری اور صحت کی قوت کی حفاظت کی وجہ سے گناہ چھوڑے مثلاً فحاشی اس لیے چھوڑ دی کہ ایڈز اور دوسری امراض لگ جائیں گی۔

۵) جس نے چوری اس لیے چھوڑ دی، اسکو گھر میں داخل ہونے کا راستہ یا تجوری نہیں ملی یا اسکو چوکیدار اور سپاہی سے خطرہ تھا۔

۶) وہ بھی تائب نہیں جو غربت کی وجہ سے نشہ اور شراب چھوڑ دے۔

۷) وہ شخص بھی تائب نہیں جو کسی خارجی رکاوٹ کی وجہ سے گناہ نہ کر سکے مثلاً زانی میں جماع کی طاقت نہ رہے، اندھا بدنظری نہ کرے۔

توبہ پر قائم رہنے میں مددگار امور:

۱) توبہ کرنے والا ظاہراً اور باطناً اس گناہ کو ترک کردے ظاہراً تو گناہ کو ترک کرنا ہے اور باطناً یعنی ذہن میں اسکا تصور ارادتہً

نہ لائے نہ اس گزشتہ گناہ سے لذت اور سرور حاصل کرے اور نہ مستقبل میں دوبارہ کرنے کی تمنا کرے ورنہ وہ دوبارہ مرتکب ہو گا۔

۲) کوشش کرے کہ جن گناہوں کو یہ ہلکا سمجھتا ہے ان کو بھی چھوڑ دے کہ وہ چھوٹے گناہ بعض مرتبہ دوبارہ اس بڑے گناہ کی طرف لے جاتے ہیں مثلاً بدنظری زنا تک۔

۳) ان ذرائع کو بھی کاٹ دے جو گناہوں تک پہنچاتے ہیں مثلاً ٹی وی، شراب، غلط تصاویر، فحش فلمیں، آلات موسیقی۔

۴) اس ماحول اور جگہ سے بھی اجتناب کرے جس سے گناہ تک پہنچنا آسان ہو۔

۵) ان دوستوں اور ساتھیوں کو بھی چھوڑ دے اور اسکے برعکس اچھے دوست بنائے جو اسکی نیکی پر مدد کریں۔

٦) کبھی ایک مخصوص برائی اور گناہ اس شخص کا ایک مقام بنا دیتے ہیں اس وجہ سے اسکا چھوڑنا مشکل ہوتا ہے مثلاً جماعتوں کے لیڈر، گانے بجانے والے، اداکار وغیرہ۔

۷) بعض مرتبہ انسان توبہ کو ٹالتا رہتا ہے یہاںتک کہ موت آجاتی ہے اور بعض مرتبہ دلوں پر مہر لگ جاتی ہے یاد رکھیں کہ توبہ کرنے سے تاخیر بھی ایک گناہ ہے اس سے بھی توبہ کرے۔

۸) اپنی توبہ میں نقص اور کوتاہی سے ڈرتا رہے اپنے آپ کو یقیناً بخشا ہوا نہ سمجھے بلکہ اللہ کی رحمت سے امید رکھے اور اس سے دعا کرتا رہے۔

۹) اسے چاہیے ذکر ونصیحت کے حلقوں میں شامل ہو اور آخرت کی یاد کے لئے قبرستان کی زیارت کرے۔

۱۰) کسی نیک بندے سے تزکیہ اور احسان اور اللہ کی رضا وقرب حاصل کرنے کے لیے رہنمائی حاصل کرے اور اپنی اصلاح کرائے۔

۱۱) وہ بدن جو حرام آمدنی سے پالا پوسا ہے اسکی طاقت وقوت اللہ کی راہ میں صرف کرے اور حلال رزق اختیار کرے تاکہ آئیندہ یہ جسم پاک اور حلال رزق سے پروان چڑھے۔

توبہ سے روکنے والے شبہات اور شیطانی سوچیں

۱) کبھی کہنے والا یہ کہتا ہے میں توبہ کرنا چاہتا ہوں لیکن اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ اللہ مجھے معاف کردے گا؟

۲) میرے گناہ بہت زیادہ ہے اور اتنے گھناؤنے ہیں کہ وہ ناقابلِ معافی ہیں۔

جواب: معافی آپ نے نہیں دینی اللہ نے معاف کرنا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے کہ؛

''اے ابن آدم اگر تمھارے گناہ آسمان کی بلندی تک بھی پہنچ جائیں پھر تو مجھ سے بخشش طلب کرے تو میں تجھے بخش دوں گا''۔

حدیث:) ایک شخص حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی ایسے شخص کے بارے میں کیا حکم ہے جس نے ہر قسم کے گناہ کر ڈالے نہ چھوٹے چھوڑے نہ بڑے تو کیا توبہ کی گنجائش ہے؟ آپ ﷺ نے پوچھا ''کیا تم مسلمان ہو گئے ہو؟'' اس

نے کہا جی ہاں اور کلمہ شہادت پڑا آپ ﷺ نے فرمایا ''اچھے کام کرو اور برے کام چھوڑ دو اللہ تمہاری برائیوں کو بھی نیکیوں میں تبدیل کر دے گا۔'' وہ کہنے لگا میری فریبکاریاں اور نافرمانیاں بھی؟ آپ ﷺ نے فرمایا ''ہاں'' اور وہ مسلسل تکبیر کہتا ہوا آنکھوں سے اوجھل ہو گیا۔

یاد رکھیں گناہ کر لینے سے انسان تباہ نہیں ہو جاتا بلکہ اصل تباہی توبہ نہ کرنے کی وجہ سے آتی ہے۔ اگر آپ نیکی کے راستے پر چلتے چلتے گر پڑے تو وہ اصل گرنا نہیں دوبارہ اٹھنا نہ وہ اصل گرنا اور تباہی ہے ہزار بار بھی اگر گریں تو ہزار بار اٹھیں اسلیے کہ اللہ تعالیٰ نے توبہ کرنے کی تعداد پر کوئی حد نہیں لگائی سوائے موت کے۔

سفر کا آغاز

جب بندے نے تینوں شرطوں کو پورا کر لیا یعنی عقیدہ کی درستگی، فقہ کے ضروری مسائل سیکھ لینا اور گزشتہ زندگی میں جو اللہ اور اسکی مخلوق کے حقوق میں کمی کوتاہی ہوئی اسکی تلافی کرنے کے بعد اس راستے پر مسلسل چلنے کے لیے ایک اور جز شرط۔ اسکو آپ چوتھی شرط بھی کہہ سکتے ہیں۔

چوتھی شرط

مجاھدہ اور استقامت

مجاھدے کا مطلب ہے کوشش کرنا اور اپنی خواہش کو ہمت کر کے دبا دینا۔ استقامت کا مطلب اپنا سفر مسلسل جاری رکھنا چاہے دل لگے یا نہ لگے، حالات موافق ہوں یا مخالف لیکن نیک اعمال کرتے رہنا اور گناہوں سے بچتے رہنا۔

یہ بات ظاہر ہے کہ جب بندہ اللہ تعالیٰ کا قرب حاصل کرنے کا ارادہ کرے گا تو اس نے شیطان، نفس اور دنیا کے خلاف اعلان جنگ کر دیا ہے۔ لازمی بات ہے کہ شیطان اور اسکی فوج رکاوٹیں ڈالنے کی کوشش کریں گی اپنا نفس بھی مخالفت کرے گا دنیا والے بھی مخالفت کریں گے۔ اب اگر یہ بندہ تھوڑی مشکل برداشت کرنے اور کوشش کرنے کے لیے تیار نہیں تو گویا اس نے شیطان کے سامنے ہتھیار ڈال دیے ہیں۔ اب ناکامی ہی اسکا مقدر ہوگی اور جہنم ہی اسکا ٹھکانہ ہوگا اگر اس بندے نے اپنا رویہ نہ بدلا۔

مجاھدہ اور استقامت اللہ تعالیٰ کے قرب ورضا کی طرف پرواز کرنے کے لیے دو پروں کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اگر پر نہیں تو پرندہ کسی طرف اُڑ نہیں سکتا۔ مجاھدے کی برکت سے ہی اللہ تعالیٰ اس بندے کے لیے ہدایت کے کئی دروازے کھولے گا۔

اخلاص

اس سارے سفر کا مقصد اللہ تعالیٰ کو راضی کرنا اور آخرت میں کامیابی حاصل کرنا ہے اگر بندے کا مقصد کچھ اور ہے مثلاً لوگوں کی نظروں میں عزت حاصل کرنا، پیسے کمانا یا شہرت حاصل کرنا تو پھر اس سارے سفر کا مقصد فوت ہو جائے گاہ۔ انسان کی ساری محنت اور مشقت ضائع ہو جائے گی اور قیامت کے دن ثواب کی بجائے سخت پکڑ ہوگی۔ اس لیے کہ یہ بندہ عبادت دوسروں کے لیے کرتا رہا جو ایک قسم کا چھوٹا شرک ہے۔ اس لیے نیت کا خالص اور ٹھیک ہونا نہایت ضروری ہے، درست نیت یہی کہ میں یہ سارے اعمال، ذکر، عبادات اور گناہوں سے پرہیز کروں گا کہ اللہ تعالیٰ مجھ سے راضی ہو جائے اور میں جہنم سے بچ کر جنت میں چلا جاؤں۔ لوگ چاہے خوش ہوں یا نہ، عزت کریں یا نہ کریں، پیسا ملے یا نہ ملے اور شہرت ملے یا نہ ملے اسکی پرواہ اللہ کے خالص بندے کو نہیں ہوتی۔

اللہ تعالیٰ کو خوش کرنے کی نیت سے اگر عمل چھوٹا ہو اور چاہے کم وقت میں کیا گیا ہو اسکا اجر بھی اللہ تعالیٰ کئی گنا بڑھا کر دیں گے

اور آخرت میں وہ ایک عمل بھی ذریعہ نجات بن سکتا ہے۔جیسا کہ ایک حدیث شریف میں بنی اسرائیل کی ایک فاحشہ عورت کا واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ اسکی بخشش ایک کتے کو پانی پلانے کی وجہ سے ہوگئی۔اسکے برعکس حدیث شریف میں یہ بھی بیان ہے ایک بندے نے جہاد میں اپنی جان قربان کردی لیکن قیامت والے دن اسکو جہنم میں پھینکا جائے گا اس لیے کہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے تو نے جان اس لیے دی کہ تمھیں لوگ بہادر کہیں اور تمھاری شہرت ہو تو وہ دنیا میں تمھیں حاصل ہو چکی اب میرے پاس تمھارا کوئی اجر نہیں ہے کہ میرے لیے تم نے یہ عمل کیا ہی نہیں تھا۔

اخلاص حاصل کرنے کا طریقہ

جو بھی نیک عمل کریں گہرائی سے یہ سوچیں کہ مخلوق اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر مجھے نہ نفع پہنچا سکتی ہے اور نہ ہی نقصان۔میں یہ عمل اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کروں گا اس لیے کہ اس کے قبضہ قدرت میں عزت، ذلت، نفع، نقصان، زندگی اور موت ہے۔ہر عمل کرنے سے پہلے اپنی نیت کو درست کریں۔اسی طرح اس عمل کے دوران بھی اپنی نیت ٹٹول لیں کے بدل تو نہیں گی اور آخر میں عمل ختم کرنے سے پہلے پھر اپنی نیت کو جانچ لیں اگر بدلے تو پھر دوبارہ درست کرلیں اور اللہ تعالیٰ سے معافی طلب کریں۔

سات اعضاء کا تقویٰ

پہلا مرحلہ

پہلے مرحلے میں سات جسم کے حصوں کو گناہوں سے پاک کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔بندے اکثر انہی سات حصوں سے یا اچھے کام کرتے ہیں اور یا برے کام جن سے اللہ تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں وہ یہ ہیں

۱) زبان ۲) کان ۳) آنکھیں ۴) پیٹ ۵) ہاتھ ۶) پاؤں ۷) شرمگاہ

جب بندہ کسی حصے سے بھی گناہ کرتا ہے تو دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔اگر انسان توبہ نہ کرے تو آہستہ آستہ سارا دل سیاہ ہو جاتا ہے اور انسان حق و باطل اور نیکی و بدی کی تمیز کھو بیٹھتا ہے اسلئے کہ دل اندھا ہو جاتا ہے۔

اسکا طریقہ یہ ہے کہ بندہ ایک ایک کر کے اپنے ان جسم کے حصوں کو گناھوں سے بچائے۔اگر سب کو ایک ہی دفعہ بچا سکتا ہے تو اسکو طریق کے دوسرے مرحلے کا آغاز کردینا چاہیے۔

پہلے توبہ کی شرطوں کے ساتھ مثلاً زبان کے گناہوں سے توبہ کرے اور اسکے بعد دی گئی شیٹ جس پر زبان کے متعلق گناہ لکھے ہوے ہیں ایک مہینے کے لیے استعمال کرے۔اگر شام تک اپنی زبان کو گناہوں سے محفوظ رکھ لے تو شیٹ پر پہلے دن کے کالم پر نشان لگادے۔

اسی طرح اپنا مجاھدہ اور کوشش جاری رکھے یہاں تک کہ تیس دن تسلسل کے ساتھ پورے ہو جائیں۔اگر ساتویں یا کسی دن جان بوجھ کر زبان کے کسی گناہ میں ملوث ہوگیا تو پھر توبہ کے دو نفل پڑھ کر توبہ کرے شرطوں کے ساتھ اور پھر پہلے دن سے شروع

کرے۔

جب تیس دن مکمل ہو جائیں گے تو پھر کانوں کے متعلق شیٹ شروع کرے۔ اب گویا بندہ زبان اور کانوں کو ایک ہی وقت میں گناہوں سے بچا رہا ہے اور دن بدن اللہ تعالیٰ کے قریب ہو رہا ہے۔

اسی طرح ساتوں شیٹیں مکمل کرے۔

حضرت محمد ﷺ نے فرمایا:

''جو شخص برے کام کرتا ہے، پھر اچھے کام کرتا ہے، اس کی مثال اس شخص کی سی ہے جس نے تنگ زرہ (لوہے کا جنگی لباس) پہن رکھا ہو جس نے اس کا گلا گھونٹ رکھا ہو، پھر وہ ایک نیکی کرتا ہے تو اس (زرہ) کا ایک حلقہ کھل جاتا ہے اور دوسری نیکی کرتا ہے تو دوسرا حلقہ کھل جاتا ہے حتیٰ کہ وہ آزاد پھرنے لگتا ہے۔''

(مسند أحمد: ۴/ ۱۴۵)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ بیان کرتے ہیں:

ایک آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور کہنے لگا: اے اللہ کے رسول! مجھے باغ میں ایک عورت مل گئی تھی۔ میں نے اسکے ساتھ جماع کے سوا جو کچھ ہوسکتا تھا کیا۔ میں نے اسکا بوسہ لیا اور اس سے بغل گیر ہوا، اس کے علاوہ میں نے کچھ نہیں کیا۔ اب میرے ساتھ آپ جو چاہیں سلوک کریں۔ رسول ﷺ نے اسے کچھ بھی نہ کہا۔ جب وہ شخص چلا گیا تو حضرت عمرؓ نے کہا: اللہ تعالیٰ نے اس کا پردہ رکھا تھا اسے خود بھی اپنا پردہ رکھنا چاہیے تھا۔ رسول اللہ ﷺ اس شخص کی طرف دیکھتے رہے، پھر فرمایا: ''اسے میرے پاس بلاؤ۔'' صحابہ کرام اسے بلا لائے تو آپ ﷺ نے اسے یہ آیت پڑھ کر سنائی: ''دن کے دونوں سروں (صبح اور شام) اور رات کی چند (پہلی) ساعات میں نماز ادا کیا کرو۔ بلاشبہ نیکیاں گناہوں کو دور کر دیتی ہیں۔ یہ ان کے لیے نصیحت ہے جو نصیحت قبول کرتے ہیں۔'' حضرت معاذؓ نے عرض کی: ''اے اللہ کے نبی (ﷺ)! کیا یہ بات صرف اس اکیلے کے لیے ہے یا سب لوگوں کے لیے؟'' آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ رعایت سب لوگوں کے لیے ہے۔''

(مسند أحمد: ۱/ ۴۴۹)

جسم کے سات حصوں کے گناہ

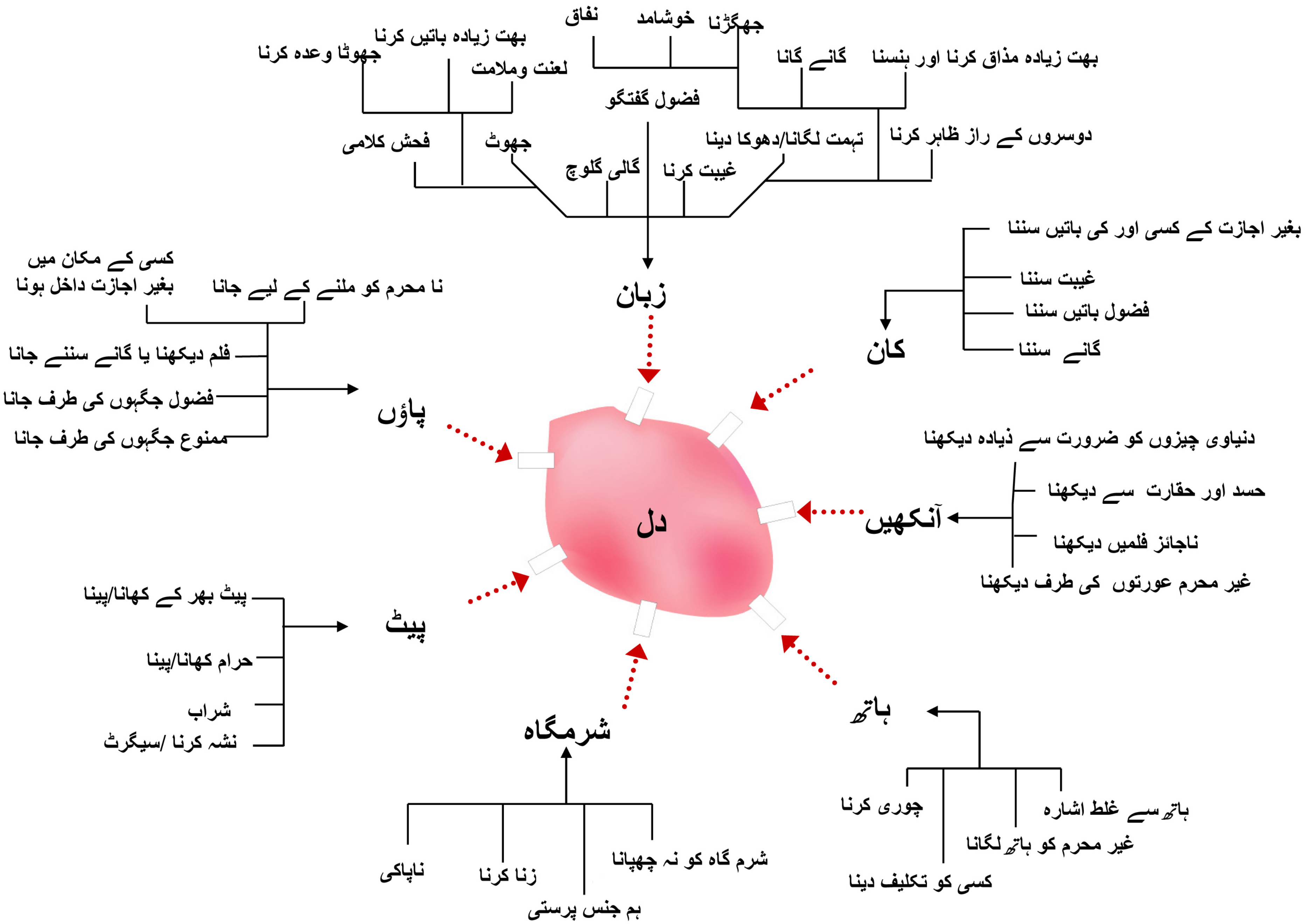

پہلا مرحلہ

سات اعضا کا تذکیہ

زبان، کان، آنکھ، ہاتھ، پاؤں، پیٹ اور اعضائے شرم وحیا

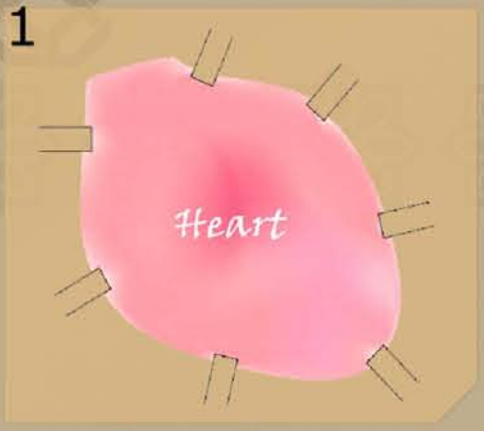

دل کی حالت جب بندہ پیدا ہوا تھا۔

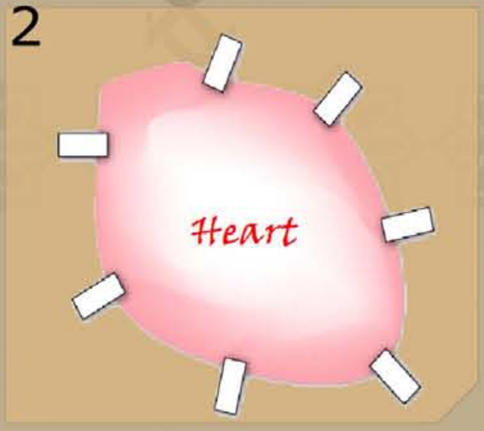

جب دل میں ایمان کا نور داخل ہوتا ہے۔

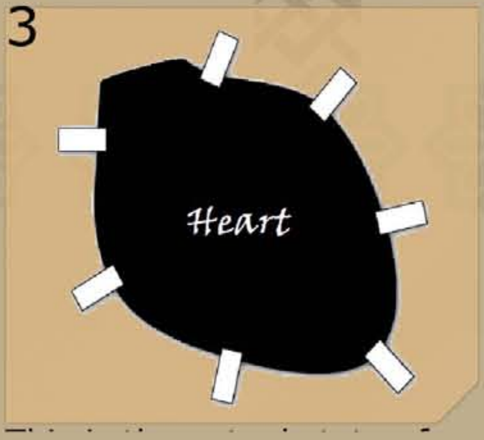

جب دل میں کفر داخل ہوتا ہے۔

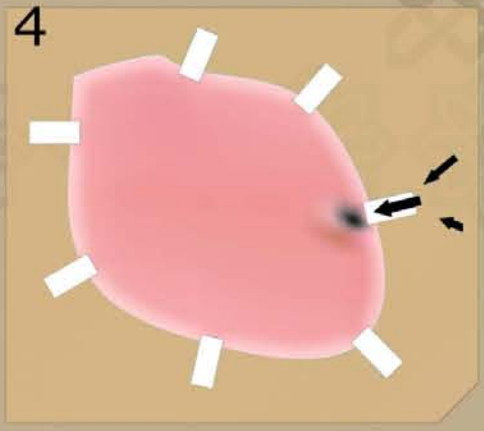

جب انسان گناہ کرتا ہے کسی بھی جسم کے حصے سے تو دل پر ایک سیاہ دھبہ لگ جاتا ہے۔

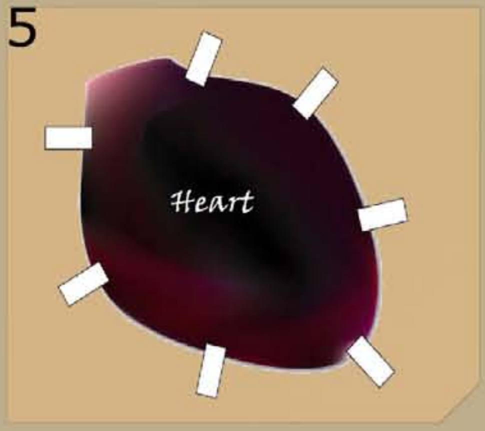

جب بندہ توبہ نہیں کرتا اور مسلسل گناہ کرتا جاتا ہے تو سارا دل زنگ آلود ہو جاتا ہے۔ اب دل نیکی اور بدی میں فرق نہیں کرسکتا۔

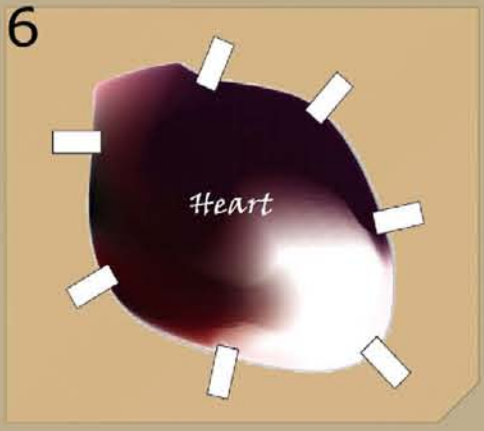

جب بندہ کوئی نیک کام کرتا ہے مثلاً ذکر، نماز اور تلاوت وغیرہ تو دل میں کچھ نور پیدا ہوتا ہے

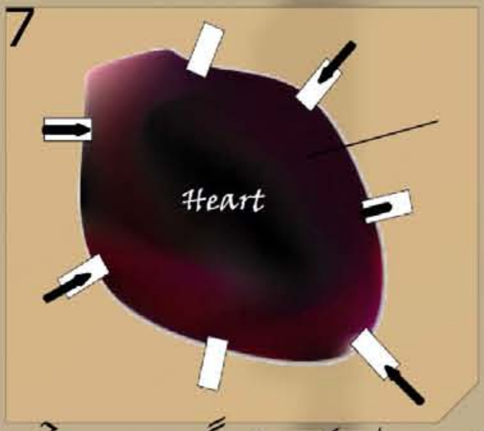

نیک اعمال کے ساتھ اگر بندہ اپنے جسم کے حصوں کو گناہوں سے نہ روکے تو ظلمت اور گندگی دوبارہ دل میں آجاتی ہے اور اس کی وہی حالت ہوجاتی ہے جس میں وہ پہلے تھا۔

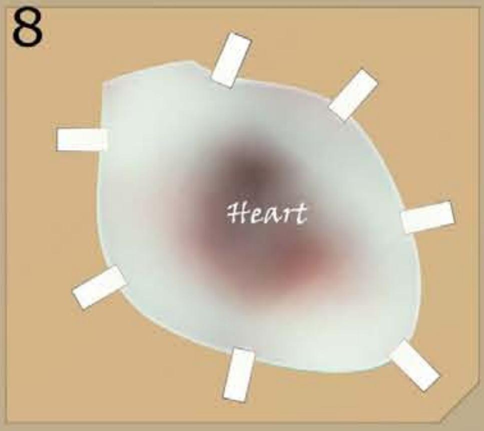

اگر انسان ایک ہی مرتبہ سات اعضا کو گناہوں سے روک لے تو بھی یہ حالت مسلسل قائم نہیں رہتی کیونکہ ابھی ایمانی اور روحانی قوت کمزور ہے۔

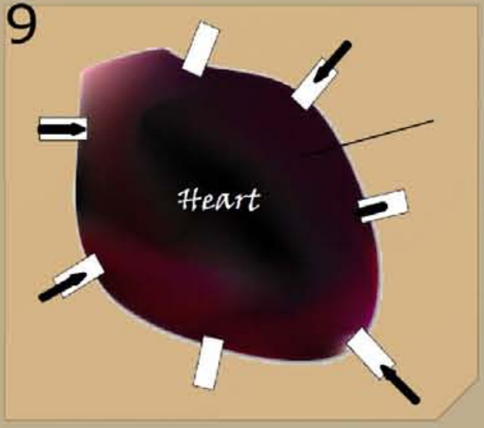

عارضی طور پر سات اعضا کو گناہوں سے بچانے کے بعد جب بندہ اس حالت پر قائم نہیں رہتا تو دل پھر پہلی زنگ آلود حالت میں آجاتا ہے۔

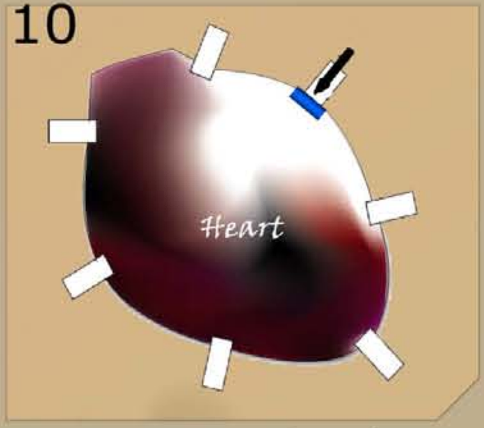

جب بندہ اس طریق کے مطابق اپنے ایک حصے کی مسلسل حفاظت کرتا ہے تو وہاں سے گناہ کی ظلمت اور گندگی داخل ہونا بند ہوجاتی ہے اور دل میں نیک اعمال کا نور قائم رہتا ہے

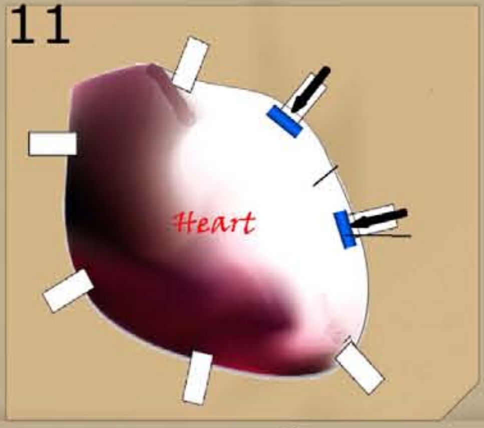

اسی طرح تیس دن مکمل پابندی کے بعد بندہ دوسرے حصے کو مثلاً کان کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے تو دل اور روشن ہو جاتا ہے۔

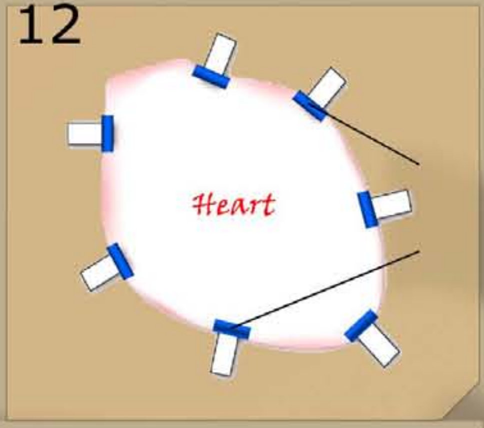

جب بندہ ہاتھ، پاؤں، زبان، کان، آنکھ، پیٹ اور شرمگاہ کو گناہوں سے محفوظ رکھتا ہے تو سارا دل نیک اعمال سے روشن ہوجاتا ہے۔

©TAREEQAH MUHAMMADIYAH

دوسرا مرحلہ

(خیالات اور سوچوں کی پاکی)

انسان جسم کے سات اعضا سے گناہ تب ہی کرتا ہے جب گناہ کی سوچ اس کے دماغ میں آتی ہے اور وہ دل سے اس کا ارادہ کرتا ہے۔گناہ ایک چھوٹی سی چنگاری کی شکل میں چھوٹی سی سوچ ہوتی ہے۔اس وقت اسکو بجھانا آسان ہے اور اگر وہ شعلوں کی صورت اختیار کرلے تو پورے دل ودماغ کو اپنی لپیٹ میں لے لیتا ہے اور پھر انسان کا اعضا یعنی جسم کا حصہ وہ کام کرگزرتا ہے۔

اس مرحلہ میں دس درجے ہیں۔اس میں طالب کو عملی طور پر تیس تیس دن کی مشقوں کے ذریعے سکھایا جاتا ہے کہ کس طرح دماغ کو شیطانی اور برے خیالات سے پاک رکھ سکتے ہیں اور اگر برے خیالات آجائیں تو ان کو کیسے ختم کرنا ہے۔

اگلے درجوں میں پھر یہ سکھایا جاتا ہے کہ انسان کی سوچ اللہ کی یاد میں کس طرح رہ سکتی ہے۔آخرکار جو بندہ یہ دس درجے مکمل کرلے تو اسکی سوچیں پاک ہوجاتی ہیں۔وہ مثبت ذہن رکھنے والا انسان بن جاتا ہے اور اسکی فکر اور سوچ کا تعلق اللہ اور اسکے رسول ﷺ کے ساتھ قائم ہوجاتا ہے۔

جب انسان گناہ کی سوچ ہی نہیں سوچے گا تو اسکے لیے گناہ سے بچنا آسان ہوجائے گا اور بندہ کو اللہ کا مزید قرب ملے گا۔

دوسرا مرحلہ

خیالات اور سوچوں کو پاک کرنا

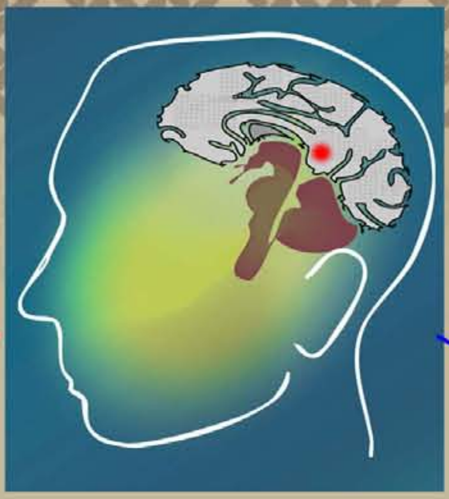

وہ رستہ اور سوچ جو نیکی کی طرف لے جاتی ہے

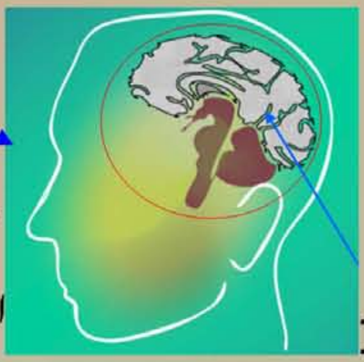

1

جب گناہ کا خیال آتا ہے تو یہ بندہ اللہ کی پناہ مانگتا ہے اور اپنی قوت ارادی استعمال کر کے اس پر عمل نہیں کرتا۔

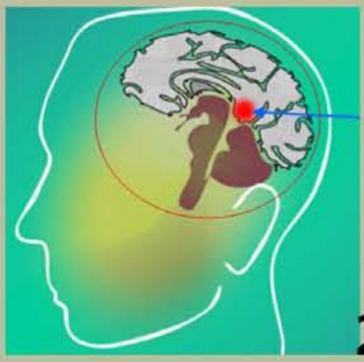

2

گناہ کا خیال دوبارہ آتا ہے اور یہ بندہ بار بار اس سے بچتا ہے۔

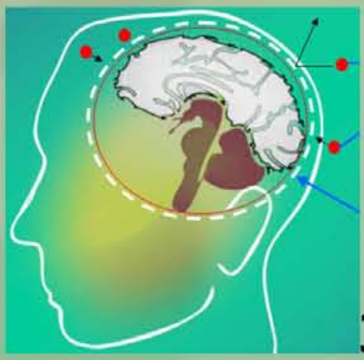

3

بار بار بچنے کی مشق سے دماغ میں یہ صفت پیدا ہو جاتی ہے کہ وہ برے خیالات کو رد کرنے لگتا ہے۔

4

آہستہ آہستہ یہ عادت برے خیالات سے ایک مضبوط ڈھال کی شکل اختیار کر لیتی ہے۔

5

آخر کار بری سوچوں سے پاک ہو کر روشن ہو جاتا ہے اور اللہ کے ساتھ اس کا تعلق قائم ہو جاتا ہے

وہ رستہ اور سوچ جو گناہ کی طرف لے جاتی ہے

1

گناہ کی چنگاری سوچ کی شکل میں انسان کے دماغ میں آتی ہے۔

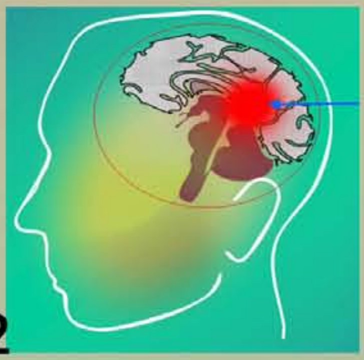

2

بندہ اس گناہ کے بارے میں سوچنا شروع کر دیتا ہے۔

3

اب اس میں گناہ کی طرف میلان ہو جاتا ہے۔

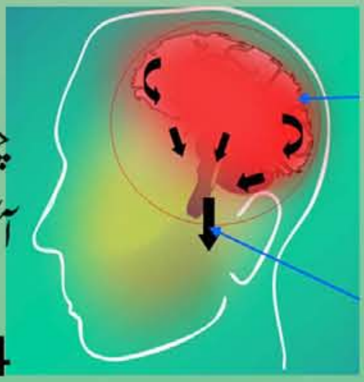

4

اب وہ گناہ کی چنگاری شعلوں اور آگ کی شکل آختیار کر لیتی ہے

اب وہ ارادہ کرتا ہے گناہ کو کر گزرنے کے لیے۔

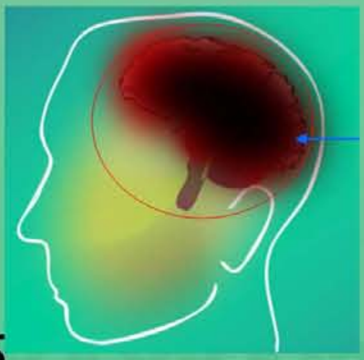

5

اب دماغ جسم کو جسم کو حکم دیتا ہے گناہ کو عملی طور پر کر گزرے۔

گناہ کرنے سے دل اور دماغ زنگ آلود ہو جاتے ہیں۔

©TAREEQAH MUHAMMADIYAH

تیسرا مرحلہ

جسم اور جسم کے سات حصوں اور دماغ کو گناہوں سے پاک کرنے کے باوجود کچھ گناہ ایسے ہیں جو نظر نہیں آتے لیکن وہ بہت خطرناک ہیں اور انسان کو جہنم میں لے جا سکتے ہیں وہ حسد، بغض، دکھاوا، تکبر، دنیا کی محبت، شہرت کی محبت اور بخل وغیرہ ہیں۔ یہ بری صفات انسان کے دل میں ہوتی ہیں جو نظر نہیں آتی ہیں۔ اس مرحلے میں ان بری صفات کو بدل کر ان کی جگہ اچھی صفات مثلاً صبر، شکر، تواضع، محبت الٰہی، زہد یعنی دنیا سے بے رغبتی سے قلب کو سجایا جاتا ہے۔

انسان کی چار حالتیں

انسان کی یہ ساری زندگی صرف چار حالتوں میں گزرتی ہے۔

۱) حالت اطاعت ۲) حالت گناہ ۳) حالت نعمت ۴) حالت مصیبت

اس مرحلہ میں انسان کو ان چاروں حالتوں کا درست ردعمل سکھایا جاتا ہے جس کی وجہ سے اسکی ساری زندگی آخر کار نعمت بن جاتی ہے اور بندے کو پاک زندگی یعنی حیوٰۃِ طیبہ نصیب ہوتی ہے۔

۱) اطاعت کا درست ردعمل، عاجزی، بندگی (عبدیت وعبودیت) اور اخلاص۔

۲) گناہ کا درست ردعمل، ندامت، شرمندگی، استغفار اور توبہ۔

۳) نعمت کا درست ردعمل، شکر اور نعمت دینے والے کی طرف نسبت کرنا۔

۴) مصیبت کا درست ردعمل، صبر اور گناہوں سے رکنا اور اللہ کی طرف رجوع۔

ان میں سے ہر ایک کے دس درجے ہیں جس میں طالب کو عملی، ذہنی اور روحانی طور پر مشق کرائی جاتی ہے۔

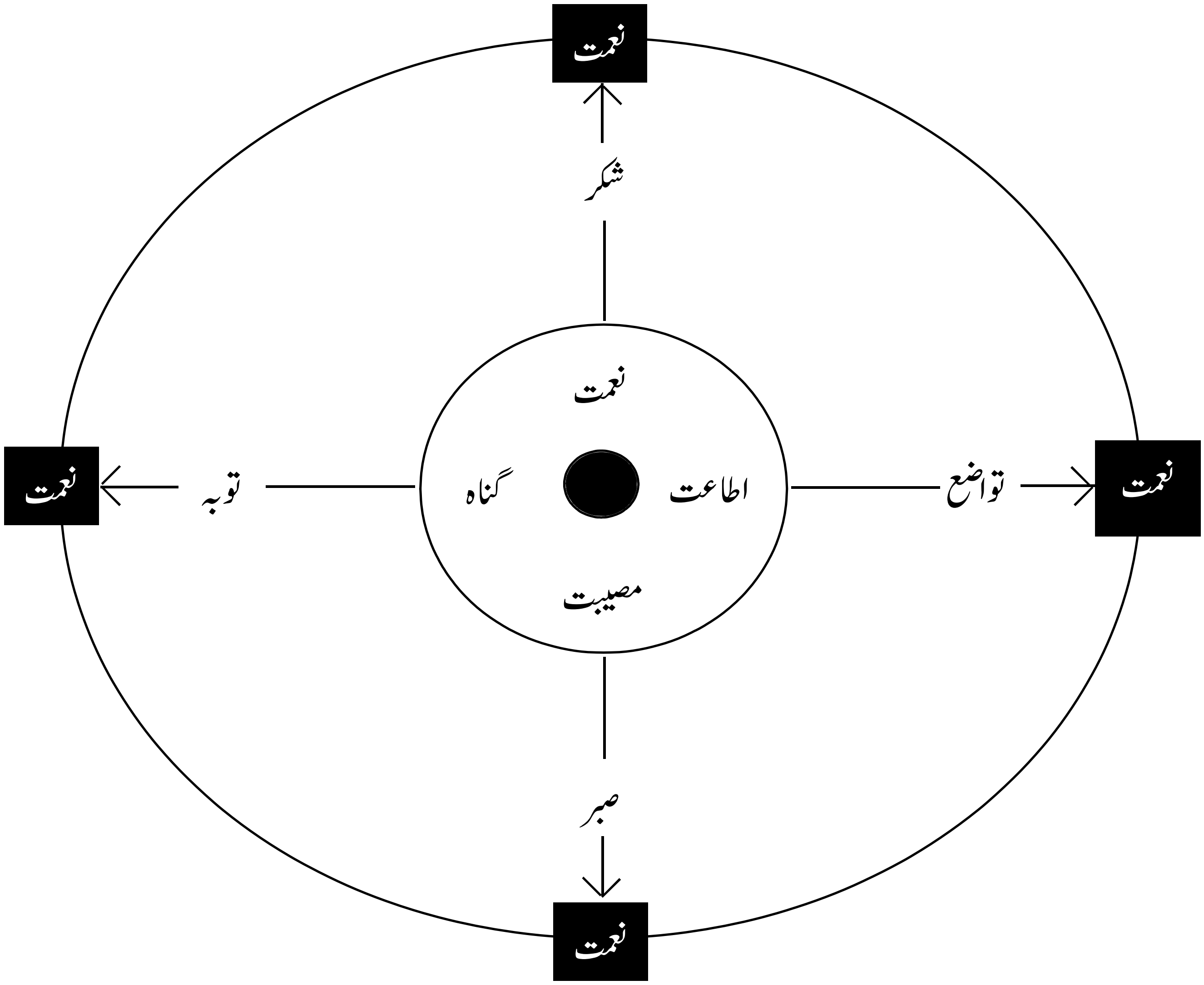

اس خاکے میں آپ دیکھ سکتے ہیں کہ ان چار حالتوں میں درست ردعمل اختیار کرنے سے انسان کی کل زندگی نعمت بن جاتی ہے۔

خیال اور سوچ کی پاکی

(تزکیہ خواطر)

پہلا درجہ

کوئی برا خیال اور سوچ خود نہ لانا اور اگر شیطان ونفس کی طرف سے آجائے تو اسکو آگے نہ بڑھانا بلکہ اللہ کی پناہ مانگ کر سوچ کو اللہ، اسکے رسول ﷺ، آخرت یا کسی جائز دنیوی کام کی طرف لے جانا۔ اس خیال سے لڑے نہیں اس سے وہ اور زیادہ آئے گا۔

مثال: کسی کو برائی کرنے کا خیال آگیا۔ اب وہ دعا کرے کہ اے اللہ اس برے خیال یا وسوسہ سے میری حفاظت فرما (**اَعُوْذُ باللّٰهِ مِنَ الشَّیطَانِ الرَّجِیم**)۔ اسکے بعد اپنی سوچ اللہ تعالیٰ کی قدرت اور اسکے علم کی طرف لگادے کہ اللہ تعالیٰ کو اس برے خیال کا علم ہے اور وہ مجھے عذاب دینے کی قدرت رکھتا ہے یا پھر اپنے کسی جائز کام کی طرف سوچنا شروع کر دے۔ یہ دعا بھی پڑھے

اٰمَنْتُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ پر ایمان لایا)۔

دوسرا درجہ

انسان کو نماز، تلاوت اور ذکر اللہ کی یاد دلاتے ہیں اور دنیوی کام اور مشاغل اکثر اللہ کے دھیان سے غافل کر دیتے ہیں۔ ہر دنیوی کام میں نفع اور نقصان ہونے کا امکان ہے اور نفع ونقصان اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے۔ اس درجہ میں بندہ ہر بڑے دنیوی کام سے پہلے دل سے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہے کہ اے اللہ اس کے شر اور برائی سے میری حفاظت فرما اور اس کے ذریعے مجھے فائدہ پہنچا۔ گویا ہر دنیوی کام اور مشغلہ جو عام طور پر انسان کو اللہ تعالیٰ سے غافل کر دیتا ہے اس مشق سے ہر کام بندے کا رابطہ اللہ سے جوڑ دیتا ہے۔

مثالیں:

۱) جب انسان کام کے لیے گھر سے باہر نکلے تو دل سے یہ دعا کرے اے اللہ میرے شر سے لوگوں کو محفوظ رکھنا، میرے کام میں برکت دینا اور دوسروں کے شر سے میری حفاظت کرنا۔

۲) جب کوئی مصیبت آجائے تو دل سے دعا کرے اے اللہ مجھے صبر عطا فرما اور اس مصیبت کو مجھ سے دور فرما اور میرے گناہوں کا کفارہ بنا۔

تیسرا درجہ

اس درجہ میں دل و دماغ میں یہ تصور کرنا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت میرے ساتھ ہے اور جب بھی کوئی جائز کام دنیوی ہو یا دینی

کرنے لگے تو اللہ تعالیٰ سے اجازت مانگے اور پھر اس کام کو اللہ کا نام لے کر شروع کرے جب بھی بھول جائے تو دوبارہ خیال اس طرف لے آئے۔ پہلے بڑے بڑے کاموں سے شروع کرے اور آہستہ آہستہ چھوٹے کاموں کے متعلق بھی یہی طریقہ اختیار کرے۔ جب کسی کو یقین ہوتا ہے کہ میرے ساتھ کوئی بہت بڑی ہستی موجود ہے تو فطری طور پر انسان جائز امور میں بھی اجازت مانگتا ہے۔

مثال: نماز، ذکر، تلاوت، کھانے، سونے اور ہر کام سے پہلے دل میں عرض کرے اے اللہ مجھے اس کام کی اجازت عطا فرما اور اس میں برکت عطا فرما۔

چوتھا درجہ

اس درجہ میں جب حضوری یعنی اللہ تعالیٰ کے ساتھ ہونے کا دھیان جم جائے تو چالیس مسنون یعنی جسطرح اور جن الفاظ سے ہمارے آقا حضرت محمد ﷺ نے اللہ تعالیٰ کو یاد فرمایا تھا اس طریقہ کی اتباع کرے۔

مثال: جن کاموں کے ساتھ اکثر واسطہ پڑتا ہے ان کی مسنون دعائیں یاد کرے اور مناسب وقت پر حضوری کے ساتھ ان کی تلاوت کرے مثلاً کھانا پینا، سونا، گھر سے باہر نکلنا، بازار جانا، کپڑے پہننا اور محنت مزدوری اور تجارت وغیرہ کے متعلق حضور ﷺ کی سکھائی ہوئی دعائیں پڑھے۔

پانچواں درجہ

اس درجہ میں مسلسل دھیان اللہ کی طرف لگائے رکھے اس طرح کہ اللہ تعالیٰ ہر وقت، ہر جگہ مجھے دیکھ رہا ہے اور ہر وقت، ہر جگہ اور ہر بات سن رہا ہے۔ جو وقت غفلت یعنی بھول میں گزرے اسکو دی گئی شیٹ یا کاغذ پر لکھ لے تاکہ پتا چل سکے کہ چوبیس گھنٹے میں کتنا وقت حضوری میں اور کتنا وقت غفلت میں گزرا۔

چھٹا درجہ

اللہ تعالیٰ کے فرمان کا مفہوم ہے کہ ''زمین و آسمان اور مخلوق کو تخلیق یعنی پیدا کرنے میں نشانیاں ہیں۔'' یہ نشان خالق کی طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اس درجہ میں بندہ اردگرد کی مخلوق اور حادثات اور واقعات میں غور کرے کہ کس طرح یہ مخلوق اور واقعات اسکو اللہ تعالیٰ کی یاد کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ روزانہ سات ایسے سبق اور عبرت کی باتیں لکھا کرے۔

مثال: آپ کے سامنے یا آپ خود بیمار ہو گئے تو یہ اشارہ ہے کہ یہ زندگی عارضی ہے اور بیماری اور شفا اللہ تعالیٰ کے قبضہ قدرت میں ہے اور مزید یہ کہ انسان کس طرح دنیوی مشاغل کے بہانے بنا کر نماز اور دینی کاموں میں سستی کرتا ہے، اب بھی تو وہ سارے کام چل رہے ہیں۔ جسطرح میں بیمار ہو گیا اور پتہ بھی نہ چلا اسی طرح موت بھی اچانک آسکتی ہے۔ کیونکہ یہ سارے امور اور معاملات اللہ کے قبضہ قدرت میں ہیں اس لیے اس کی طرف دھیان کرے اور اسکے حکموں کے مطابق زندگی گزارنے

کی کوشش کرے۔

ساتواں درجہ

(مثبت اور اچھی سوچ)

اس درجہ میں بندے کے ذہن اور سوچ کو مثبت بنانے کی مشق کرائی جاتی ہے۔مثبت سوچ سے انسان کو نفع ہوتا ہے اور اسکو اللہ کا مزید قرب ملتا ہے اسکو حسن ظن اور نیک گمان بھی کہتے ہیں اسکی کئی قسمیں ہیں مثلاً

۱) اللہ کے ساتھ اچھا گمان رکھنا۔

۲) اللہ کے رسول ﷺ اور اللہ کے دین کے ساتھ۔

۳) مسلمانوں کے ساتھ۔

انسان کی زندگی میں مختلف واقعات پیش آتے ہیں اور مختلف لوگوں کے ساتھ واسطہ پڑتا ہے کسی حادثے میں نقصان ہوجاتا ہے اور کسی انسان سے بعض مرتبہ دکھ تکلیف پہنچتی ہے۔اس درجہ میں انسان حادثے اور واقع کا اچھا پہلو دیکھتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ نہ ہو۔

مثال:

۱) آپ مشکل میں ہیں اور کسی نے آپ کی مدد کرنے سے انکار کردیا۔اب بجائے بغض ونفرت رکھنے سے بندہ یہ سوچے کہ اگر وہ بندہ میری مدد کرتا تو اسکا احسان ہوتا نہ کہ میرا حق ہے کہ ضرور وہ میری مدد کرے اور یہ سوچے کہ شاید وہ خود کسی مشکل میں ہے یا اسکے پاس مدد کرنے کا سامان نہیں۔اس طرح اپنے دل میں نفرت اور بغض نہ آنے دے بلکہ اسکے لیے دعا کرے۔

۲) آپ کہیں جارہے تھے راستے میں گاڑی خراب ہوگئی۔اب بجائے اسکے سوچے ایسا کیوں ہوا میں نے کونسا گناہ کیا ہے؟ آخر میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوا؟ اور ساتھ ہی اپنے ہمسفروں کے ساتھ الجھے اور تلخ باتیں کرے وہ یہ سوچے کہ اللہ کا فضل ہے کہ ہزاروں مرتبہ میرے سفر میں گاڑی نہیں خراب ہوئی۔اگر میں نے کوئی بے احتیاطی نہیں کی تو شاید اس میں اللہ کے علم میں ہمارے لیے خیر ہو اور اللہ تعالیٰ نے ہمیں بڑی مصیبت سے بچایا ہے۔کیونکہ غصے اور چڑ چڑے ہونے سے کوئی کام سنورے گا تو نہیں بلکہ اور بگڑ سکتا ہے۔

آٹھواں درجہ

اس درجہ میں بندے کو اس امر کی مشق کرائی جاتی ہے کہ زندگی میں ہونے والے حادثات و واقعات اور انسانوں کے رویے کہ بارے میں بندہ منفی اور غلط سوچ کو نظرانداز کرے اور اگر غیر ارادی طور پر آجائے تو اسکو دل میں بٹھائے نہیں بلکہ مثبت اور اچھی سوچ کے ذریعے اسکو ختم کردے۔

مثال: دنیوی نعمتوں کے اعتبار سے ان لوگوں کے مال و دولت پر غور نہ کرے جن کے پاس آپ سے زیادہ ہے بلکہ ان لوگوں کو

دیکھے جو آپ سے بھی کم مال ورزق پر گزارا کرتے ہیں۔ اسی طرح دینی نقطہ نظر سے اپنے سے زیادہ نیک لوگوں کے متعلق سوچے نہ کہ جو آپ سے بھی زیادہ گناہوں میں مشغول ہیں۔

نواں درجہ

(محبت ذات محمدی ﷺ اور آپ ﷺ کی سنت کی اتباع)

اس درجہ میں بندہ کو چاہیے کہ وہ حضور ﷺ کی سیرت اور حلیہ کا مطالعہ کر کے اپنا خیال ہر وقت حضور ﷺ کی طرف لگائے رکھے کہ انہی کی محبت اور اتباع سے مجھے اللہ کا قرب حاصل ہوگا۔ اسکے ساتھ ظاہر طور پر حضور ﷺ کی سنت کی پیروی تمام امور میں کرے اسطرح کہ اگر حضور ﷺ میری ساتھ ہوتے تو جس طرح میں رات اور دن گزارتا بس اسی طرح گزارنے کی کوشش کرے۔ مثلاً سونے جاگنے، کھانے پینے، لباس، کام کاج اور اخلاق میں رسول ﷺ کی پیروی کرے اور خیال کی دنیا میں یہ سوچے کہ حضور ﷺ اس کام کو کس طرح کرتے تھے۔

دسواں درجہ

(حضور مع اللہ)

اس درجہ میں پوری توجہ اللہ تعالیٰ کی ذات کی طرف کرے اور ساری زندگی، رات اور دن اس طرح گزارے کہ اللہ پاک مجھے دیکھ رہے ہیں اور میں حقیقتاً اسطرح عمل کروں جس طرح میں اللہ تعالیٰ کے سامنے کرتا۔ اس درجہ میں دو چیزوں کا ہونا ضروری ہے ایک خیال اور دھیان اللہ کی طرف اور دوسرا اسکے مناسب عمل۔

تیسرا مرحلہ

قلب اور نفس کا تزکیہ

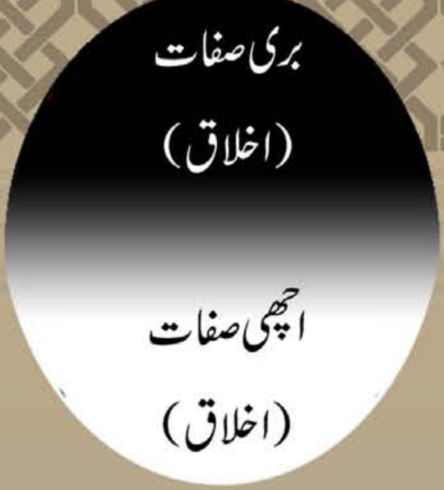

قلب میں اچھی اور بری دونوں صفات داخل ہوسکتی ہیں۔

یہ ایک بری صفت کی مثال ہے

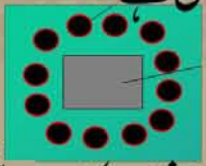

جب وہ دل میں قائم ہو جائے تو بہت سی اور بری صفتوں کا ذریعہ بنتی ہے۔

1 نفس امّارہ

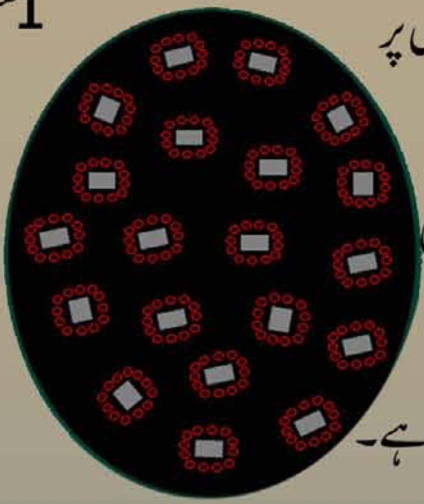

2 یہ اس دل کی حالت ہے جس پر بری صفات نے قبضہ کرلیا ہے ان میں سے ایک بری صفت چھوٹی بری صفات کے پیدا ہونے کا ذریعہ بنتی ہے۔

3 اس درجہ میں بندے کو دل میں چار اچھی صفات پیدا کرنے کی کوشش کرائی جاتی ہے مثلاً اخلاص، صبر، شکر اور تواضع وغیرہ۔

اچھی صفات بڑھ رہی ہیں

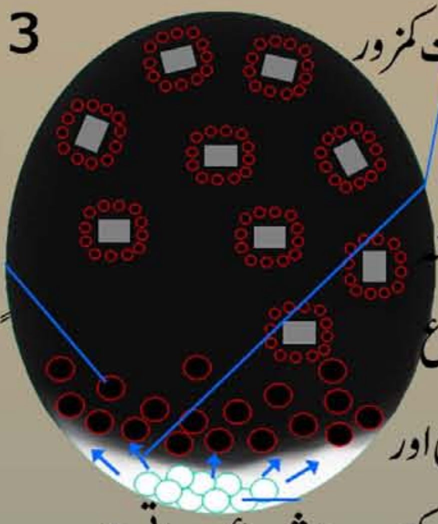

اچھی صفات کمزور ہیں لیکن آہستہ آہستہ بڑھنا شروع ہوجاتی ہیں اور بری صفات کمزور ہونا شروع ہوجاتی ہیں

4 نفس لوّامہ

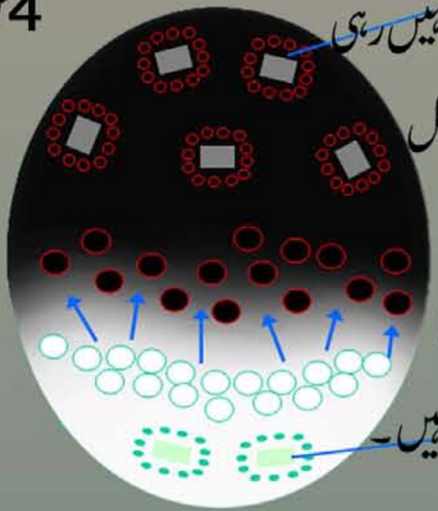

5 اب اچھی صفت بڑھ ہی نہیں رہی بلکہ وہ مضبوط قلعوں کی شکل اختیار کر لیتی ہیں جو کئی اور اچھی صفات کے پیدا ہونے کا ذریعہ بن جاتی ہیں

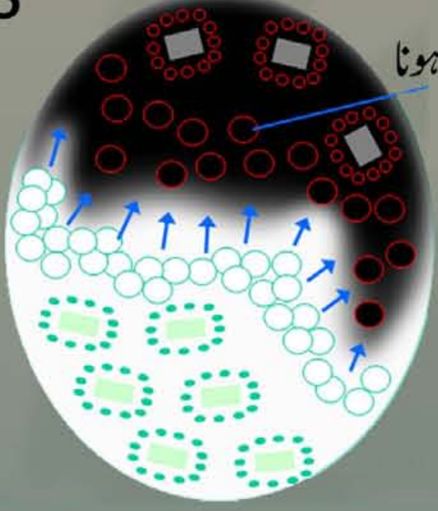

اب بری صفات کمزور ہونا شروع ہوجاتی ہیں اور اچھی صفات مزید بڑھتی ہیں۔

6

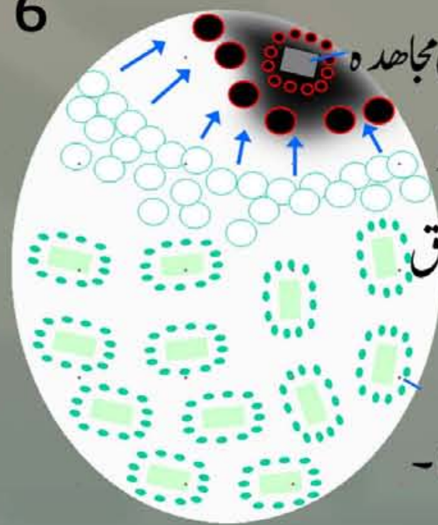

بندہ مسلسل مجاھدہ کرتا ہے تو برے اخلاق چند ہی رہ جاتے ہیں۔

7

اب نفس اور قلب میں اچھی صفات نے غلبہ پالیا اور قلب منور اور روشن ہوگیا۔

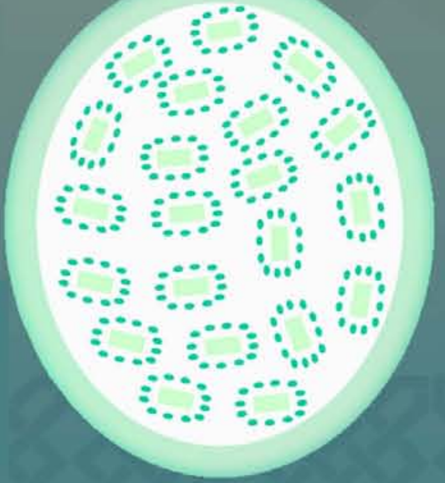

8 نفس مطمئنہ

مسلسل مجاھدے سے اب قلب کے اردگرد ایک حفاظتی حصار بن جاتا ہے جو برے اخلاق سے بندے کو محفوظ رکھتا ہے اور بندے کا تعلق اللہ تعالیٰ سے مضبوط ہوجاتا ہے جس کو احسان اور حضور مع اللہ سے تعبیر کرتے ہیں۔

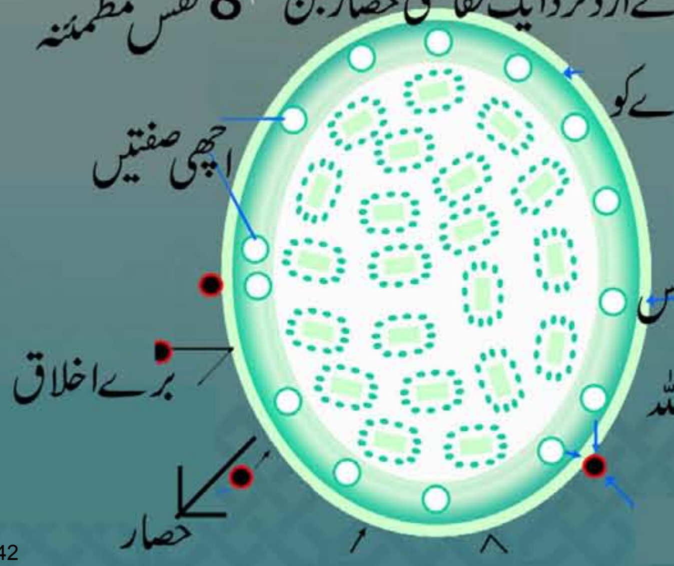

©TAREEQAH MUHAMMADIYAH

چوتھا مرحلہ

قرب ورضائے الٰہی اور قلب و باطن کی نورانیت

اطاعت مرشد (فنا فی الشیخ):

جب بندے کا عقیدہ درست ہو، ضروری فقہ کے مسائل سے واقف ہو جائے، گزشتہ گناہوں اور حقوق کی خلاف ورزی کی تلافی کرے، سات اعضا، دماغ، کی سوچوں اور دل کو بری صفات سے پاک کر کے اخلاق حمیدہ یعنی اچھی صفات کے ساتھ بدل دے تو اب طالب کا برتن صاف ہو چکا ہے۔

اب وہ وقت آ گیا ہے کہ اسکا قلب و باطن معرفت الٰہی کے ساتھ روشن ہو اور اسکی روح پر اللہ کے قرب اور رضا کی نورانی ہوائیں چلیں۔ اس مرحلہ میں طالب پہلے مکمل طور پر اپنے شیخ اور مرشد کی تعلیمات اور اقوال کی مکمل پیروی کر کے مرشد کے احوال و مقامات سے حصہ پاتا ہے اور اس کی ذات گویا فنا ہو جاتا ہے یعنی اب یہ اپنے شیخ کی کامل اتباع کرتا ہے۔

اطاعت و محبت رسول ﷺ (فنا فی الرسول ﷺ)

شیخ کی اتباع کا یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ طالب اپنے آپ کو سید الوجود حضرت محمد ﷺ کے اقوال، افعال، احوال و مقامات اور ذات محمدی ﷺ کے چشموں کے پاس پاتا ہے اور ان سے اپنی حیثیت کے مطابق سیراب ہوتا ہے جس کو اصطلاح میں فنا فی الرسول کہتے ہیں۔

اطاعت و محبت الٰہی میں فنائیت (فنا فی اللہ)

جب طالب اپنی صلاحیت کے مطابق حضور ﷺ کی مکمل اتباع کرتا ہے اور حضرت محمد ﷺ کے رنگ میں رنگا جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اسکو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ پھر یہ بندہ اللہ تعالیٰ کے اقوال اور ارشادات کی پیروی میں بھرپور محنت کرتا ہے اور "تخلق با اخلاق اللہ" کی منزل سے گزر کر اپنی ہستی کو اللہ کے سپرد کر دیتا ہے اور پھر مسلسل معرفت الٰہی، محبت الٰہی، قرب الٰہی اور رضائے الٰہی کے قدسی دریاؤں سے بقدر حیثیت سیراب ہوتا رہتا ہے۔ اب اس کا ظاہر و باطن محبت اور اتباع رسول ﷺ سے روشن ہوتا ہے اور قلب اور باطن اللہ کے حضور ہر وقت حاضر رہتے ہیں۔ اب اسکو "حضور مع اللہ" اور "احسان" کے مقامات کے حاصل ہونے کی ابتدا ہوتی ہے۔

مقامِ دعوت

جب سالک اس منزل پر پہنچتا ہے تو اسکے ذمہ دو کام رہ جاتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ خود جہاں تک پہنچا ہے اس پر استقامت کے ساتھ قائم رہے اور دوسرا یہ کہ اپنی طاقت اور استطاعت کے مطابق وہ خدا کی مخلوق کو اللہ کی اطاعت اور بندگی کی طرف

بلائے۔اپنی ذات سے ابتدا کرے پھر رشتے داروں، برادری، محلّہ، ملک اور ساری دنیا کو اللہ وحدہ لاشریک کی طرف اور حضور ﷺ کی سنت کی طرف دعوت دے۔

امید اور خوف (خوف ورجا)

جب بندہ اس مقام پر پہنچتا ہے تو بس پھر اللہ کی رضا کی، اس کے قرب کی اور آخرت میں نجات کی امید رکھے اور اپنی کمی کوتاہیوں کی وجہ سے ڈرتا بھی رہے کیونکہ اللہ کی عبادت جسطرح کہ اسکا حق ہے بندہ نہیں کرسکتا۔اب بندہ اپنے باطن میں حضور مع اللہ اور ظاہر میں سنت کے ساتھ دو پروں کے ذریعے اللہ کے قرب ورضا کی طرف مسلسل اڑتا رہتا ہے ایک پر امید ہے یعنی اللہ کے فضل اور رحمت سے اور دوسرا پر خوف ہے یعنی اپنے اعمال اور عبادت میں کمی کوتاہی پر۔

اللہ پر توکل

اب بندے کو چاہیے کہ جب وہ اپنی طاقت کے بقدر محنت کر رہا ہے اس محنت اور عبادت پر بھروسہ نہ کرے بلکہ اللہ کی بارگاہ میں دل سے ہر وقت عرض گزار رہے کہ اللہ میں آپ کے فضل اور رحمت سے ہی آپ کی رضا اور قرب حاصل کرسکتا ہوں نہ کہ صرف اپنی محنت اور اعمال سے۔جو اللہ کے فضل اور رحمت سے امید رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ فضل ورحمت والا معاملہ فرماتے ہیں۔

چھوتھا مرحلہ

قلب و باطن کا روشن ہونا

جب بندے کا جسم، نفس، ذہن، اور قلب پاک ہوجاتے ہیں تو اب وہ رسول ﷺ کی محبت اور اطاعت میں اونچا درجہ حاصل کرنے کے لیے حضور ﷺ کی مکمل پیروی کی کوشش کرتا ہے اور سید دو عالم ﷺ کی محبت اور اتباع میں اپنی زندگی کو رنگ لیتا ہے تو اسکو مزید اللہ کا قرب نصیب ہوتا ہے۔ وہ ظاہر میں بھی حضور ﷺ کی سنت پر چلتا ہے اور باطن میں معرفت و مشاھد محمدی ﷺ سے بقدر اپنی حیثیت کے سیراب ہوتا ہے۔

جب بندہ رسول اللہ ﷺ کی محبت اور طریقہ زندگی کی مکمل پیروی کی کوشش کرتا ہے تو اللہ عزّ وجل اسکو اپنا محبوب بنا لیتے ہیں۔ ان اس بندہ کا ظاہر اور باطن اللہ کی اطاعت اور اسکی محبت سے منور ہو جاتا ہے اور اسکو اللہ تعالیٰ کا قرب اور اسکی رضا نصیب ہوتی ہے۔

جب ظاہر و باطن میں اللہ اور اسکے رسول ﷺ کی محبت و اطاعت، ہی اسکی زندگی کا وظیفہ بن جاتا ہے اب وہ اللہ تعالیٰ کی مخلوق کو بھی اس صراط مستقیم کی طرف دعوت دیتا ہے جس پر چل کر خود اس نے اللہ کو راضی کیا۔ وہ مخلوق کو اللہ کے احکام اور حضور ﷺ کی سنت کی طرف دعوت دیتا ہے اور خود شریعت اور سنت پر استقامت سے قائم رہتا ہے اور اسی حالت میں وہ دنیا سے رخصت ہونے کی امید رکھتا ہے۔

©TAREEQAH MUHAMMADIYAH

اللہ کی رضا اور جنت کا راستہ
چار شرطیں
تزکیہ
چار صفات
اللہ جل جلالہ کا فضل اور اس کی رحمت
سب سے بڑا مقصد (مقصود اعظم)
حضرت محمد ﷺ اور آپ کے طریقہ وسنت کو غلبہ دینا
اللہ کی ذات اور اسکے حکم کو غلبہ دینا
مخلوق پر شفقت
اللہ کی حضوری
چارصفات کا پہاڑ
4. روح اور باطن کا روشن ہونا
3. دل
2. دماغ
1. جسم
تزکیہ کا پل
مجاهده
فقه
عقيده
توبہ - حقوق اللہ اور حقوق العباد ادا کرنا اور ضائع کردہ سے توبہ کرنا
چارشرطین کا پہاڑ
اللہ کی رضا اور جنت
عاجزی
اخلاص
اخلاص
حق کی طلب
سفر کا آغاز
سفر کا اختتام
دعوت وتبلیغ
موت, قبر کے احوال, قیامت کا دن, جنت اورجهنم
نعت وحمد علم اور ذکر کی مجالس
نیک صحبت
دنیا کی حقیقت
انبیاء علیہم السلام صحابہ رضی اللہ عنہم اور اولیاءاللہ رحمہم اللہ کی زندگیوں کے حالات
قرآن کی تلاوت اور سمجھ
غفلت اور گناھوں کی حالت

طریق کا پہلا مرحلہ (۱)

سات اعضاءاور جسم کو گناھوں سے بچانا

جسم کا حصہ	طریقہ عمل	وہ بندہ، جگہ یا چیز جو گناہ تک پہنچنے کا سبب بن رہی ہے	تاریخ شروع	تاریخ ختم
زبان	زیادہ خاموش رہے صرف ضرورت کی بات کرے اور پہلے سوچے۔ بری مجلس اور برے لوگوں کے ساتھ نہ بیٹھے۔			
کان	جہاں غیبت، چغلی اور گانا بجانا ہو تو ان کو منع کرے اگر وہ نہ رکیں تو اس مجلس وجگہ کو چھوڑ دے۔			
نظر	یہ خیال رکھے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور نظر سے فضول ادھر اُدھر نہ دیکھے۔			
پیٹ	ان حالات، لوگوں اور جگھوں کو چھوڑ دے جو گناہوں تک پہنچنے کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اچھے دوست ڈھونڈے اور ان کی صحبت میں رہے۔			
ہاتھ	کسی نامحرم کے ساتھ تنہائی میں اکٹھا نہ ہو چاہے وہ قریبی رشتہ دار ہو نہ ہی فون یا انٹرنیٹ پر ان سے بغیر ضرورت کے			
پاؤں	زیادہ بات کرے، نہ ہی دین کی باتیں اور تبلیغ کے بہانے سے ان سے تنہائی میں گفتگو کرے۔			
شرم وحیا اور اعضائ پردہ	بے پردہ نہ ہو، داڑھی نہ مونڈے، تکبر سے نہ چلے، لباس شرعی			
جسم	پہنے، جسم کو صاف رکھے، ناخن بال وغیرہ وقت پر صاف کرے اور میک اپ کر کے دوسروں کے سامنے نہ ظاہر کرے۔			

طریق کا پہلا مرحلہ (ب)

سات اعضأ اور جسم کو نیک اعمال میں مشغول رکھنا

جسم کا حصہ	طریقہ عمل	تاریخ شروع	تاریخ ختم
زبان	اس درجہ میں پانچ سے لے کر دس ایسے نیک کام کرنے کی کوشش کی جائے گی جو انسان پہلے نہیں کر رہا مثلاً بات چیت سے کسی کی مدد کرنا یا کسی کو خوش کرنا، کان سے اچھی بات سننا، نظر سے عبرت حاصل کرنا اور ہاتھ سے کسی کی مدد کرنا وغیرہ۔ وہ کام طالب/ طالبہ کو بتا دیے جائیں گے اور وہ پہلی والی شیٹ استعمال کریں گے۔		
کان			
نظر			
پیٹ			
ہاتھ			
پاؤں			
شرم وحیا اور اعضأ پردہ			
جسم			

طریق کا دوسرا مرحلہ

دماغ کے خیلات اور سوچ کو پاک کرنا

<table>
<tr><th>درجہ</th><th>طریقہ عمل</th><th>تاریخ شروع</th><th>تاریخ ختم</th></tr>
<tr><td>۱</td><td rowspan="10">۱) کوئی گناہ کی سوچ یا کوئی برا خیال خود نہ لے کر آئے اور اگر شیطان کی طرف سے یا نفس کی طرف سے خود بخود آ جائے تو اپنی سوچ اللہ، اسکے رسول ﷺ، موت، آخرت اور جنت و دوزخ یا کسی جائز کام کی طرف لے جائے۔
۲) پہلے اللہ سے پناہ مانگے اس بری سوچ سے اور پھر اللہ سے مدد مانگے شیطان، نفس اور غلط سوچوں کے خلاف۔
۳) اپنی قوت اور ارادہ کی ہمت کر کے اسکو آگے نہ بڑھائے، اس گناہ کی سوچ کے کیڑے کو وہیں نکال دے ورنہ یہ بعد میں بچھو، سانپ، اور اژدھا بن جائے گا اور اپنا زہر گناہ گار کے جسم اور روح میں پیوست کر دے گا۔</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۲</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۳</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۴</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۵</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۶</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۷</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۸</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۹</td><td></td><td></td></tr>
<tr><td>۱۰</td><td></td><td></td></tr>
</table>

طریق کا تیسرا مرحلہ

تزکیہ قلب اور تزکیہ نفس

دل اور نفس کو برے اخلاق اور بری صفات سے پاک کر کے اچھے اخلاق اور اچھی صفات کے ساتھ آراستہ کرنا

انسان کی چار حالتیں

انسان اپنی اس زندگی کو چار حالتوں میں ہی گزارتا ہے۔

۱) اطاعت ۲) گناہ ۳) نعمت ۴) مصیبت

اگر وہ ان چاروں حالتوں کے مقابلے میں درست ردعمل اپنائے تو اسکی ساری زندگی نعمت بن جائے گی انشاءاللہ۔

حالت	درست ردعمل	غلط ردعمل	تاریخ شروع	درجہ										تاریخ ختم
				۱۰	۹	۸	۷	۶	۵	۴	۳	۲	۱	
اطاعت وعبادت	تواضع/عاجزی عبدیت	خود پسندی اور تکبر												
گناہ	توبہ/استغفار	گناہ پر اصرار اور امید مغفرت												
نعمت	شکر	ناشکری												
مصیبت	صبر	بے صبری												

طریق کا چوتھا مرحلہ

قلب و باطن کا منور اور روشن ہونا

موت تک استقامت

ابلاغ حق دین کا پیغام دوسروں تک پہنچانا، تبلیغ عمل اور دعوت کے ذریعے	انفرادی		مقام دعوت	اجتماعی	
	اپنی ذات	رشتے دار	شہر	ملک	دنیا

اطاعت اللہ رب العلمین (فنا فی اللہ)	درجات			
	اقوال	صفات	افعال	ذات

اطاعت رسول ﷺ (فنا فی الرسول)	درجات					
	خیال	اقوال	افعال	احوال	مقامات	ذات
اطاعت مرشد (فنا فی الشیخ)						

چالیس روحانی صفات/عادات

نمبر	تاریخ	صفت/اخلاق	درجات									
			۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۱		اخلاص										
۲		توبہ										
۳		تواضع										
۴		شکر										
۵		صبر										
۶												
۷												
۸												
۹												
۱۰												
۱۱												
۱۲												
۱۳												
۱۴												
۱۵												
۱۶												
۱۷												
۱۸												
۱۹												
۲۰												

چالیس روحانی صفات/ عادات

نمبر	تاریخ	صفت/ اخلاق	درجات									
			۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
۲۱												
۲۲												
۲۳												
۲۴												
۲۵												
۲۶												
۲۷												
۲۸												
۲۹												
۳۰												
۳۱												
۳۲												
۳۳												
۳۴												
۳۵												
۳۶												
۳۷												
۳۸												
۳۹												
۴۰												

روزانہ کے وظائف

ذکر الٰہی

ذکر کی اقسام	طریقہ	وقت	تاریخ
لا اله الا الله		۲۰ منٹ	
الله			
هُو			
حق			
حيى			
قيوم			
قهار			

مراقبہ

مراقبہ کی اقسام	طریقہ	وقت	تاریخ
الله		۱۰ منٹ	
محمد ﷺ			
حضوری			
عرش			

وضو کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

غسل کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

نماز کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

روزہ کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

صدقہ وزکوۃ کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

حج وعمرہ کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

سنت کی پیروی کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

ذکر کے روحانی درجات

درجات	۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰
تاریخ										
طریقہ										

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی نورانی سنتیں

تاریخ	شعبہ	تعداد			طریقہ
		۳	۵	۷	
	کھانا پینا				
	سونا				
	لباس				
	گفتگو				
	چلنا				
	سفر				
	جسم				
	عبادات				
	مالی معاملات				
	معاشرت				
	ازدواجی زندگی				
	اخلاق				

لا الہ الا اللہ

(کوئی معبود نہیں سوائے اللہ کے)

ذکر کی تیاری اور روح ۔ رابطہ :

اگر ذکر کرتے وقت بھی بندے کا دل اور باطن اللہ تعالیٰ سے غافل رہے تو اسکا فائدہ بہت کم ہوتا ہے۔ پورا نفع حاصل کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ بندے کا رابطہ زبانی ذکر کرنے سے پہلے اللہ عزوجل کے ساتھ قائم ہو جائے۔ زبان کا ذکر بھی نفع سے خالی نہیں۔

مثال:

جسطرح ٹیلیفون کی تار کا پلگ نہ لگا ہو یا موبائل فون کا نیٹ ورک کے ساتھ رابطہ اور کنکشن نہ ہو تو آپ کسی سے بات نہیں کر سکتے چاہے فون سیٹ اچھا ہو اور آپ کی آواز بھی بلند اور اچھی ہو۔

حضور ﷺ کی حدیث مبارک کا مفہوم یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس بندے کی دعا قبول نہیں کرتے جس کا دل غافل ہو (قلب لاہٍ)۔ ذکر کے الفاظ جسم ہیں تو دل کا حاضر رہنا ذکر کی روح ہے۔

رابطہ کس طرح قائم کیا جائے :

ذکر شروع کرنے سے پہلے ذاکر کو چاہیے کہ وہ اللہ تعالیٰ کے متعلق تین عقیدوں اور تصورات کو اپنے دل اور دماغ میں تازہ کرنے کی کوشش کرے اور پھر مسلسل قائم رکھے۔

۱) اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے مع اپنی تمام صفات کے۔

۲) اللہ تعالیٰ مجھے دیکھ رہا ہے۔

۳) اللہ تعالیٰ میری ہر بات سن رہا ہے اور میرا ذکر بھی اللہ تعالیٰ سنے گا۔

جب یہ تین تصورات گہرائی اور مضبوطی سے قائم ہو جائیں تب بندہ زبان سے ذکر شروع کرے۔

انسان کے مختلف حصوں کا ذکر کی نسبت سے کام

زبان: ذکر کی تلاوت کرے گی یعنی ذکر کو پڑھے گی مثلاً لا اِلٰہَ اِلّا اللہ

دماغ: رابطہ قائم رکھے گا، ان تین سوچوں کے ساتھ کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔

دل اور باطن: اللہ تعالیٰ سے مناجات کریں گے یعنی زبان استعمال لئے بغیر دل ہی دل میں بندہ اپنے رب سے دعائیں کرے گا اور اللہ تعالیٰ سے باتیں کرے گا۔

کیا یہ بہت مشکل ہے: نہیں یہ بہت آسان ہے انسان ہر روز جن لوگوں کے ساتھ بیٹھتا ہے تو وہ ان تینوں چیزوں کے ذریعے

رابطہ میں ہوتا ہے۔مثلاً جب آپ کسی کے سامنے بیٹھ کراس سے باتیں کررہے ہوتے ہیں تو آپ کو یہ علم ہوتا ہے کہ یہ بندہ میرے ساتھ بیٹھا ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور میری باتیں سن رہا ہے تو گویا یہ رابطہ ہے۔ پھر آپ اس سے باتیں بھی کررہے ہوتے ہیں تو یہ گویا مختلف الفاظ کا ذکر ہے اور ساتھ ہی آپ دل میں مختلف سوچیں سوچ رہے ہوتے ہیں اس شخصیت کے متعلق۔اب صرف فرق یہ ہے کہ پہلے بندہ مخلوق کے ساتھ رابطہ میں تھا اب اس ذکر اور رابطے کا رخ خالق کی طرف کرنا ہے۔

طریقہ اذکار

پہلا ذکر

الفاظ کی ادائیگی کا طریقہ:

لا۔۔۔۔نہیں الہ۔۔۔۔۔۔معبود یعنی عبادت کے لائق الا۔۔۔۔مگر اللہ

ترجمہ: نہیں کوئی عبادت کے لائق سوائے اللہ کے۔

پڑھنے کا طریقہ: 'لا' کو لمبا کرے اور 'الہ' کے لام کو بھی تھوڑا لمبا کرے اور یہ خیال کرے کہ 'الا اللہ' کے 'الف' سے 'ھ' کی آواز نہ نکلے بلکہ 'الف' کی آواز نکلے اور 'اللہ' کے لام کو بھی تھوڑا سا لمبا اور پُر یعنی موٹا کر کے پڑھے۔

ذکر شروع کرنے اور ختم کرنے کا طریقہ

جب یہ تصور دل میں مضبوطی سے بیٹھ جائے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے تو پہلے **بسمہ اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم** پڑھے۔ پھر

۱) **اَ سْتَغْفِرُ اللّٰہ** پڑھے۔ تین مرتبہ

۲) کوئی درود شریف پڑھے۔ تین مرتبہ

۳) **لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّ ۃَ اِ لَّا بِا اللّٰہ** پڑھے۔ تین مرتبہ

اسکے بعد ذکر کرنا شروع کردے۔

جب ذکر ختم کرنا ہو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے ذکر ختم کرنے کی اجازت مانگے اور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار کرے کہ حق تو یہ ہے کہ ہر وقت اے اللہ میں تیرے ذکر میں رہوں، میری کمی کوتاہی کو معاف فرما اور مجھے مزید توفیق عطا فرما اسکے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔اے اللہ مجھے اس ذکر سے فائدہ عطا فرما اور اس میں جو کمی کوتاہی ہوئی ہے اسکو معاف فرما۔اپنے فضل و کرم سے اس ذکر کو قبول فرما اور مجھے اسکے ثواب کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور آخرت میں میرے لیے اسکو ذریعہ نجات بنا۔

ذکر کرتے ہوئے اگر خیالات آئیں تو کیا کرے

جب بندہ اپنے رب کو یاد کرے گا تو دشمن یعنی شیطان کو بہت تکلیف ہوتی ہے۔اور تو وہ کچھ کر نہیں سکتا ہاں مختلف قسم کے خیالات اور وسواس ضرور ڈالتا ہے۔اسکا مقصد یہ ہوتا ہے تنگ آ کر یہ بندہ ذکر کرنا چھوڑ دے۔اگر آپ کو خیالات آئیں تو یہ قاعدہ یاد رکھیں۔خود تو کوئی ادھر اُدھر کا خیال لے کر آئیں نہ اور اگر خود بخود خیال آ جائیں اسکی طرف توجہ نہ کریں اور اپنا ذکر جاری رکھیں بے شک خیالات آتے رہیں اور نہ ہی ان کو ہٹانے کی کوشش کریں بلکہ ہٹانے کا بہترین طریقہ یہ ہے کہ ان کو نظر انداز کریں اور توجہ ہی نہ کریں۔شیطان اگر اپنا کام کر رہا ہے تو آپ اپنا کام جاری رکھیں۔جس عبادت میں شیطان سے بھی مقابلہ کرنا پڑے تو اسکا ثواب زیادہ ہو جاتا ہے۔پھر یاد کرلیں کہ خیال کو ۱) نہ لانا ۲) نہ چلانا ۳) نہ ہٹانا۔

ذکر کرتے ہوئے دل میں کیا سوچے

یہ تصور کرے کہ پیٹ کی جگہ جہاں مقام نفس ہے جس سے ساری خواہشات اٹھتی ہیں اور جو زنگ اور سیاہی گناہوں کی وجہ سے بندے کے دل اور باطن پر چھا چکی ہے اس سے میں نے اپنے دل اور نفس کو پاک کرنا ہے۔جب ''لا'' کہے تو یہ سوچے میں ''لا'' جو ہر باطل معبود اور ہر اس چیز کی نفی کر رہی ہے جو اللہ تعالیٰ کو بھلا دیتی ہے۔''لا'' کے ذریعے میں اس گندگی، زنگ، سیاہی، گناہ کی خواہشات کو اوپر دماغ کی طرف کھینچ رہا ہوں اور ''الہ'' جس کا مطلب ہے 'معبود' یہ لفظ دماغ کے اندر تصور کرے۔گویا بندہ یہ کہہ رہا ہے کہ شیطان، نفس، دنیا، شہوتیں اور ناجائز خواہش اور وہ لوگ جو مجھے اللہ تعالیٰ سے غافل کرتے ہیں یہ سب میرے معبود نہیں تو میں ان کی پیروی کیوں کروں اور ان کی بات کیوں مانوں۔اس تصور کے ساتھ ان کو دماغ سے نکالنے کا تصور کرے کہ میں نے ان کو نکال دیا۔

اس کے بعد ذکر کرنے والا یہ سوچے میرا معبود اللہ ہے جس کے قبضہ قدرت میں میری زندگی اور موت، نفع اور نقصان، عزت و ذلت، جنت و دوزخ اور ان کو بڑھانا یا کم کرنا ہے میں اسی کی عبادت کروں گا اور زندگی کو اسکے حکموں کے مطابق گزاروں گا۔یہ سوچتے ہوئے دماغ سے دل کا خیال کرتے ہوئے ''الا اللہ'' کہے اور یہ سوچے کہ میرے دل میں اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ تصور کرے کہ ''الا اللہ'' کی ہلکی سی ضرب کا اثر نفس پر بھی پڑا ہے جس سے نفس کمزور ہو رہا ہے۔تو یہ ایک دائرہ ہو جائے گا اسی طرح پھر شروع کرے اور (۲۰ منٹ یا جتنا بھی استاد نے مقرر کیا ہو اس وقت کی پابندی کرے۔ذکر کے بعد اللہ تعالیٰ سے دعا کرے: اے اللہ! اس ذکر کے نور سے میرے قلب و باطن کو روشن اور سیراب فرما اور میرے گناہوں کی سیاہی کو اپنی رحمت سے دھو ڈال۔

لَااِلَہٰ اِلَّا للّٰہ

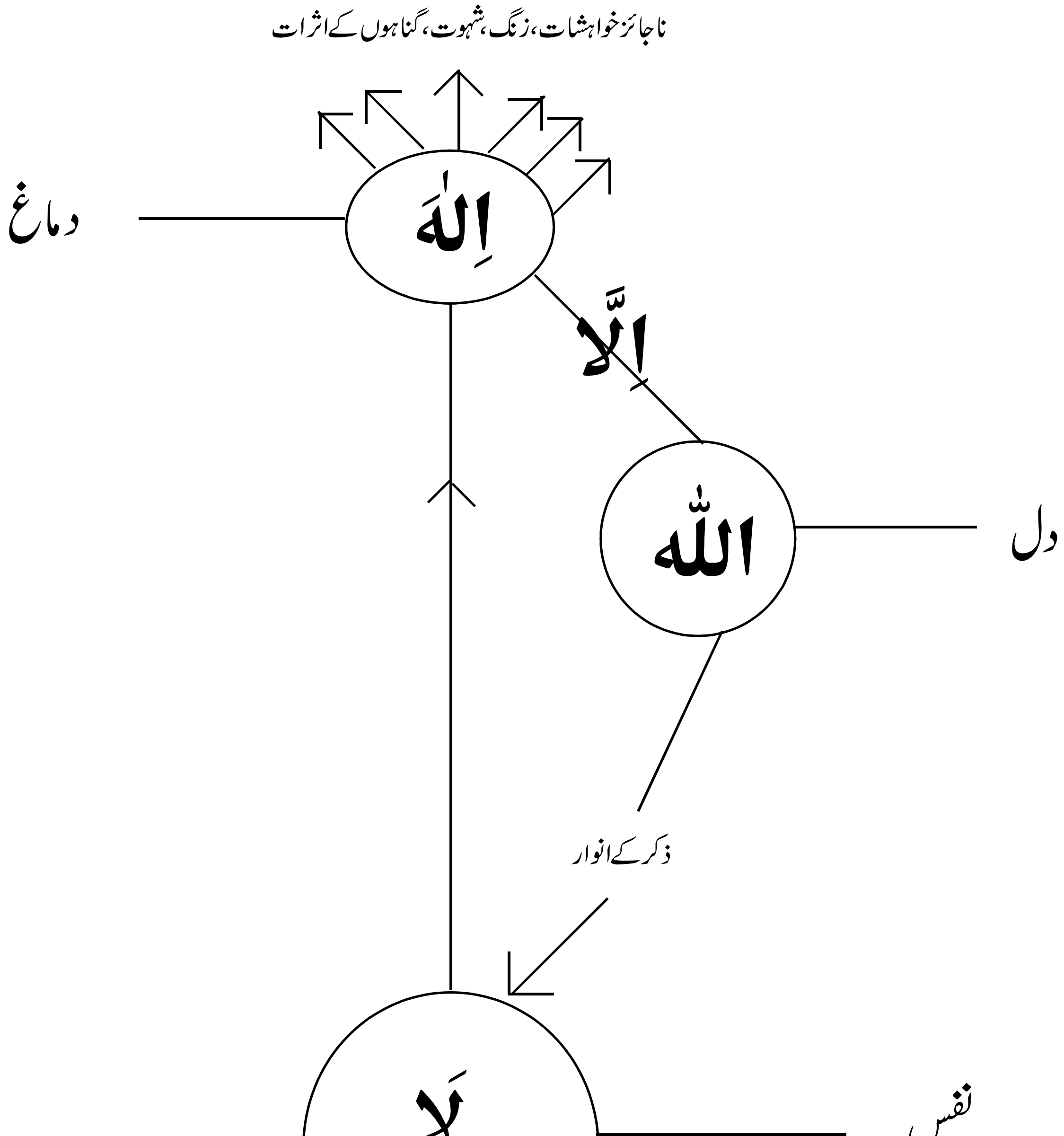

طریقہ مراقبہ

مراقبہ شروع کرنے اور ختم کرنے کا طریقہ

جیسا کہ ذکر سے پہلے اللہ تعالیٰ کے متعلق تین تصورات قائم کئے تھے اب بھی انہی خیالات کو دل میں تازہ کرے اور جب یہ تصورات دل میں مضبوطی سے بیٹھ جائیں کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے تو پہلے **بسم اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم** پڑھے۔ پھر

۱) **اَ سْتَغْفِرُ اللّٰہ** پڑھے۔ تین مرتبہ

۲) کوئی بھی درود شریف پڑھے۔ تین مرتبہ

۳) **لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّ ۃَ اِ لَّا بِا اللّٰہ** پڑھے۔ تین مرتبہ

اسکے بعد مراقبہ کرنا شروع کردے۔

سب سے پہلے اپنے سامنے اسم ذات یعنی اللہ پاک کے نام کے نقش کو اپنے سامنے رکھ کر پوری توجہ کے ساتھ دیکھنا شروع کرے۔ تقریباً تین منٹ دیکھتے رہیں اور اسکے بعد آنکھیں بند کرلیں اور تصور میں اللہ پاک کے نام کو روشن حروف سے لکھا ہوا دیکھنے کی کوشش کرے۔

دل سے اللہ پاک کے ساتھ مناجات میں مشغول ہوجائے یعنی زبان ہلائے بغیر دل ہی دل میں اللہ سے دعا کرے اور باتیں کرے۔ اسی طرح دس منٹ یا جتنا استاد نے وقت مقرر کیا ہو مراقبہ مکمل کرے۔

تصور میں اللہ پاک کا نام نظر آنا ضروری نہیں صرف اُدھر دھیان رکھے اور دل سے اللہ پاک کے ساتھ باتیں کرتے رہیں۔

جب مراقبہ ختم کرنا ہو تو دل ہی دل میں اللہ تعالیٰ سے مراقبہ ختم کرنے کی اجازت مانگے اور اپنی کمزوری اور بے بسی کا اظہار کرے کہ حق تو یہ ہے کہ ہر وقت اے اللہ میں تیرے دھیان میں رہوں، میری کمی کوتاہی کو معاف فرما اور مجھے مزید توفیق عطا فرما اسکے بعد ہاتھ اٹھا کر دعا کرے۔ اے اللہ مجھے اس مراقبہ سے فائدہ عطا فرما اور اس میں جو کمی کوتاہی ہوئی ہے اسکو معاف فرما۔ اپنے فضل وکرم سے اس مراقبہ کو قبول فرما اور مجھے ہر وقت اپنا دھیان اور حضوری عطا فرما، اسکے ثواب کی حفاظت کرنے کی توفیق عطا فرما اور آخرت میں میرے لیے اسکو ذریعہ نجات بنا۔

مددگار کتابیں

۱۔ ضیاءالقران (پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمہ اللہ)

۲۔ شرح صحیح مسلم (علامہ غلام رسول سعیدی رحمہ اللہ)

۳۔ شرح شمائل ترمذی (امام ترمذی رحمہ اللہ)

۴۔ شمائل رسول (امام نبہانی رحمہ اللہ ترجمہ سید ریاض حسین شاہ مدظلہ)

۵۔ ابریز (سیدنا عبدالعزیز الدبّاغ رحمہ اللہ)

۶۔ الطریقۃ المحمدیہ (امام محمد برکوی رحمہ اللہ)

۷۔ فیوض یزدانی (سیدنا عبدالقادر الجیلانی رحمہ اللہ)

۸۔ منہاج العابدین (امام محمد غزالی رحمہ اللہ)

۹۔ کشف المحجوب (حضرت علی ہجویری رحمہ اللہ)

۱۰۔ منہاج السّوی (حدیث) (شیخ الاسلام محمد طاہر القادری مدظلہ)

۱۱۔ تبلیغ دین (امام محمد غزالی رحمہ اللہ)

۱۲۔ ھدایۃ البریۃ الی الشریعۃ الاحمدیۃ (حضرت علامہ نقی علی خاں بریلوی رحمہ اللہ)

اللہ میری توبہ (عالم فقری مدظلہ)

۱۳۔ فیضان سنت (امیر اہل سنت محمد الیاس قادری مدظلہ)

۱۴۔ اعضائے انسانی کے گناہ (مفتی ثناء اللہ محمود مدظلہ)

۱۵۔ تنبیہ المغترین (امام عبدالوہاب شعرانی رحمہ اللہ)

۱۶۔ الرحیق المختوم (سیرت)

۱۷۔ اسلامی تربیتی نصاب (۲ جلد مکمل) (شیخ الاسلام محمد طاہر القادری مدظلہ)

۱۹۔ سنی بہشتی زیور (علامہ مفتی خلیل خان برکاتی رحمہ اللہ)

۲۰۔ جنتی زیور (عورتوں کے لیے) (علامہ عبدالمصطفیٰ رحمہ اللہ)

۲۱۔ تعلیم الاسلام (مولانا ساجد القادری مدظلہ)

۲۲۔ اللہ سے شرم کیجئے (مولانا محمد منصور پوری مدظلہ)

ہاتھوں کا تقوی

ہاتھ کے متعلقہ گناہوں سے تیس(۳۰) دن مسلسل پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتدا کریں
اللہ جل جلالہ ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے آمین

کوشش	دنوں کی تعداد																														ھدایات
	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	
1																															تربیتی اصول وضوابط اور وہ گناہ جن
2																															سے مکمل پرھیز کرنا ہے
3																															
4																															
5																															کسی کو تکلیف دینا
6																															چوری کرنا
7																															غیر محرم کو ہاتھ لگانا
8																															جھوٹ لکھنا
9																															غلط مقام پہ دستخط کرنا
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

آنکھوں کا تقوی

آنکھوں کے متعلقہ گناہوں سے تمیں(۳۰) دن مسلسل پرہیز کریں اگراس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتدا کریں
اللہ جل جلالہ ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے آمین

کوشش	دنوں کی تعداد																														ھدایات
	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	
1																															تربیتی اصول وضوابط اوروہ گناہ جن سے
2																															مکمل پرہیز کرنا ہے
3																															
4																															غیر محرم عورتوں کی طرف دیکھنا
5																															ناجائز فلمیں دیکھنا
6																															ناجائز رسالے دیکھنا
7																															اخباروں میں ناجائز تصویریں دیکھنا
8																															آنکھ سے فحش اشارہ کرنا
9																															کسی کی طرف دیکھ کر دوسروں کی نعمتوں کو
10																															حسد کی نظروں سے دیکھنا
11																															بغیر ضرورت کے دنیوی چمک دمک دیکھ کر
12																															اس میں کھو جانا اور یہ بھول جانا کہ یہ فنا
13																															ہونے والی ہے
14																															
15																															

فرج کا تقویٰ

فرج کے متعلقہ گناہوں سے تیس(۳۰) دن مسلسل پرہیز کریں اگر اس دوران اصول و ضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتدا کریں

اللہ جل جلالہ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے آمین

کوشش	دنوں کی تعداد																														ہدایات
	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	تربیتی اصول و ضوابط اور وہ گناہ جن سے مکمل پرہیز کرنا ہے، زنا کرنا لواطت کرنا / استمنا بالید غیروں کے سامنے ستر کا کھولنا حیض کی حالت میں جماع کسی ناجائز طریقے سے نفسی خواہش پوری کرنا زیرِ ناف بالوں کی صفائی نہ کرنا استنجے کے بعد پیشاب کے قطروں سے احتیاط نہ کرنا ٹی وی سے غیر فطری طریقہ سے خواہش پوری کرنا
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

زبان کا تقوی

زبان کے متعلقہ گناہوں سے تیس (۳۰) دن مسلسل پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو پکی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتدا کریں
اللہ جل جلالہ ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے آمین

ھدایات

تربیتي اصول وضوابط اور وہ گناہ جن سے مکمل پرہیز کرنا ہے

- فضول گفتگو اور فحش کلامی
- دوسروں کے راز ظاہر کرنا
- دوسروں کي عیب بیان کرنا
- لعنت ملامت
- غیبت کرنا
- چغلی کرنا
- گالی گلوچ
- جھوٹا وعدہ کرنا
- جھوٹ بولنا

دنوں کی تعداد

کوشش

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30
1	✓																													
2																														
3																														
4																														
5																														
6																														
7																														
8																														
9																														
10																														
11																														
12																														
13																														
14																														
15																														
16																														

- خوشامد کرنا
- مذاق اڑانا
- نامحرم سے ضرورت کے بغیر گفتگو
- زیادہ ہنسنا
- جھگڑا کرنا
- زبان سے کسی کی نقل اتارنا
- دوسروں کی بات کاٹنا
- گانا بجانا
- کڑوے کلام
- اور وہ تمام گناہ جو زبان سے کیئے جاتے ہیں

پیٹ کا تقویٰ

پیٹ کے متعلقہ گناہوں سے تیس (۳۰) دن مسلسل پرہیز کریں اگر اس دوران اصول و ضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتدا کریں
اللہ جل جلالہ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے آمین

کوشش	دنوں کی تعداد																														هدایات
	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	تربیتی اصول و ضوابط اور وہ گناہ جن سے مکمل پرہیز کرنا ہے سگرٹ شراب منشیات حرام کھانا حرام پینا پیٹ بھر کے کھانا پیٹ بھر کے پینا خلاف سنت کھانا کھانے کے آداب اور سنن کا خاص خیال رکھے ایک تہائی پیٹ خالی رکھے ۳/۱ کھانا ۳/۱ پینا ۳/۱ خالی
1																															
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															
7																															
8																															
9																															
10																															
11																															
12																															
13																															
14																															
15																															

کانوں کا تقویٰ

کانوں کے متعلقہ گناہوں سے تیس(۳۰) دن مسلسل پرہیز کریں اگراس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتدا کریں
اللہ جل جلالہ ہم سب کو اپنے فضل وکرم سے ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے آمین

	دنوں کی تعداد																														ھدایات
	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	
1																															تربیتی اصول وضوابط اور وہ گناہ جن سے مکمل پرہیز کرنا ہے
2																															
3																															
4																															
5																															
6																															بغیر اجازت کے کسی اور کی باتیں سننا
7																															کسی نامحرم کی بغیر شرعی عذر کے گفتگو سننا
8																															گانا سننا
9																															غیبت سننا
10																															فضول باتیں سننا
11																															چغلی سننا
12																															میوزک سننا
13																															
14																															
15																															

پیروں کا تقویٰ

پیروں کے متعلقہ گناہوں سے تیس(۳۰) دن مسلسل پرہیز کریں اگر اس دوران اصول وضوابط کی خلاف ورزی ہو جائے تو سچی توبہ کریں اور دوبارہ پہلے دن سے ابتدا کریں

اللہ جل جلالہ ہم سب کو اپنے فضل و کرم سے ہر قسم کے گناہوں سے محفوظ فرمائے اور مقام توبہ پر فائز فرمائے آمین

کوشش	دنوں کی تعداد																														ھدایات
	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11	12	13	14	15	16	17	18	19	20	21	22	23	24	25	26	27	28	29	30	
1																															تربیتی اصول وضوابط اور وہ گناہ
2																															جن سے مکمل پرہیز کرنا ہے
3																															
4																															
5																															ممنوع جگہوں کی طرف جانا
6																															کسی دوسرے کے ساتھ گناہ و
7																															ناجائز کام / عمل کے لیے سفر
8																															کرنا یا ڈرائیونگ کرنا
9																															
10																															نامحرم کو ملنے کے لیے جانا
11																															فلم / گانے سننے یا کیسٹ لینے
12																															یا دینے کے لیے جانا
13																															
14																															
15																															

نماز کے دس روحانی درجات

تاریخ شروع	درجہ		کوشش	دن																																							
	ظاہری	باطنی		۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰	۳۱	۳۲	۳۳	۳۴	۳۵	۳۶	۳۷	۳۸	۳۹	۴۰
	۱	۱	۱																																								
	۲	۲	۲																																								
	۳	۳	۳																																								
	۴	۴	۴																																								
	۵	۵	۵																																								
	۶	۶	۶																																								
	۷	۷	۷																																								
	۸	۸	۸																																								
	۹	۹	۹																																								
	۱۰	۱۰	۱۰																																								

تربیتی اصول وضوابط

درجہ تیاری: ہر رکن یعنی قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور تشہد میں ایک مرتبہ یہ تینوں خیال یا ان میں سے ایک ضرور اپنے ذہن میں تازہ کرے۔ ۱) اللہ میرے ساتھ ہیں۔ ۲) مجھے دیکھ رہے ہیں۔ ۳) سن رہے ہیں۔

پہلا درجہ: ہر رکن میں تین مرتبہ یہ حضوری کے خیالات اپنے دماغ میں لائے۔

دوسرا درجہ: اب شروع سے لے کر مسلسل اللہ کی طرف دھیان لگائے رکھنے کی کوشش کرے۔ اپنے ارادے سے کوئی اور سوچ لے کر نہ آئے۔

تیسرا درجہ: اللہ کی طرف دھیان کے ساتھ ترجمہ نماز کا مفہوم بھی سوچے کہ میں اللہ پاک کی بارگاہ میں حاضر ہو کر یہ عرض کر رہا ہوں۔

نماز کے ظاہری درجات

۱) پہلا درجہ: نماز کو وضو، غسل، اور نماز کے فرائض، واجبات، سنتیں اور مفسدات یعنی وضو، غسل اور نماز کے توڑنے والے اعمال سیکھ کر ادا کرے۔

۲) دوسرا درجہ: نماز کو وضو، غسل اور نماز کے مستحبات، مکروہات اور آداب سیکھ کر ادا کرے۔ تفصیل کے ساتھ یہ سیکھے، سجدہ سہو کب واجب ہوتا ہے اور اسکا طریقہ کیا ہے اور جماعت کے ساتھ چھوٹی ہوئی رکعتیں کس طرح ادا کرنی چاہئیں۔

۳) تیسرا درجہ: مرد جماعت کے ساتھ نماز پڑھیں اور عورتیں اگر گھر میں ادا کریں تو زیادہ ثواب ہے۔ لباس جو نماز کے وقت پہنا ہوا ہے وہ حلال کمائی سے ہونا چاہیے اور اپنا رزق بھی حلال ذرائع سے حاصل کرے۔ مرد اپنی شلوار، چادر یا پاجامے کو ٹخنوں سے اوپر رکھیں اور عورتیں اسکا خیال رکھیں کہ ہاتھ، پاؤں اور چہرے کے علاوہ کوئی عضو نظر نہ آئے اور نہ ہی کپڑے باریک ہوں کہ اس میں سے بال یا جسم کی جھلک نظر آئے۔ مسافر کی نماز، بیمار اور معذور کی نماز کے متعلق مسائل سیکھے۔

۴) چوتھا درجہ: نماز کے ارکان مثلاً قیام، رکوع، سجدہ اور قعدہ کا صحیح طریقہ سیکھے اور اپنی نماز کی ظاہری شکل اور ہیئت کو سنت کے مطابق بنائے۔

۵) پانچواں درجہ: نماز میں ثنا سے لے کر سلام تک اپنا تلفظ صحیح کرے اور کسی استاد کو سنائے اور اس سے سیکھے۔ نماز جنازہ کا طریقہ اور دعائیں بھی یاد کرے۔

۶) چھٹا درجہ: مختلف ارکان کی جو دعائیں اور اذکار حدیث میں وارد ہوئے ہیں اور ان کو بھی یاد کرے اور خاص کر نفلوں میں ان کو پڑھے۔

۷) ساتواں درجہ: پوری نماز کا ترجمہ سمجھے اور پھر اسکا مطلب اور مفہوم ذہن میں بٹھائے۔

۸) آٹھواں درجہ: نماز، مسنون یعنی سنت لباس میں ادا کرے اپنی حیثیت کے مطابق اچھے اور صاف کپڑے پہنے اور مرد خوشبو لگائیں۔ عورتیں اگر گھر میں نماز پڑھیں تو خوشبو لگائیں مگر مسجد کی طرف خوشبو لگا کر نہ آئیں۔

۹) نواں درجہ: نماز میں پڑھنے کے لیے دس آخری سورتیں یاد کریں اور ان کو مختلف نمازوں میں پڑھیں۔ ان کا مطلب بھی یاد کریں۔

۱۰) دسواں درجہ: نماز اول وقت میں ادا کریں، سستی کر کے آخری وقت میں ادا نہ کریں، نماز سے متصلاً پہلے باتیں نہ کریں اور نمازوں کے ساتھ نوافل بھی ادا کریں کہ یہ نماز کی کمی دور کرتے ہیں۔

نماز کے روحانی درجات

درجہ تیاری: نماز کے ہر رکن یعنی قیام، رکوع، قومہ، سجدہ، جلسہ اور تشہد میں ایک مرتبہ یہ تینوں خیال یا ان میں سے ایک ضرور اپنے ذہن میں تازہ کرے۔ ۱) اللہ میرے ساتھ ہیں۔ ۲) مجھے دیکھ رہے ہیں۔ ۳) سن رہے ہیں۔

۱) پہلا درجہ: ہر رکن میں تین مرتبہ یہ حضوری کے خیالات اپنے دماغ میں لائے۔

۲) دوسرا درجہ: اب شروع سے لے کر مسلسل اللہ کی طرف دھیان لگائے رکھنے کی کوشش کرے۔ اپنے ارادے سے کوئی اور سوچ لے کر نہ آئے۔

۳) تیسرا درجہ: نماز کو سمجھ کر ادا کرنا اس طرح گویا بندہ اپنے رب سے عرض معروض اور مناجات کر رہا ہے۔

۴) چوتھا درجہ: نماز کے دوران آخرت کے امور کے متعلق سوچنا مثلاً قبر کی زندگی، میدان حشر، قیامت کا دن، پل صراط، دوزخ اور جنت۔

۵) پانچواں درجہ: نماز اس طرح ادا کرنا کہ گویا یہ آپ کی آخری نماز ہے اور موت سے پہلے آپ کو نماز ادا کرنے کا موقع دیا گیا ہے۔

۶) چھٹا درجہ: اس درجہ میں بندہ مسلسل یہ کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ کی یاد اور امور آخرت میں اس طرح گم ہو کہ بغیر ارادہ کے بھی دنیوی خیال نہ آئے۔

۷) ساتواں درجہ: اس تصور کے ساتھ نماز ادا کرے کہ موت کے بعد منکر ونکیر کے سوال جواب سے پہلے مجھے موقع دیا گیا ہے نماز ادا کرنے کا۔ اس کیفیت کو اپنے پر طاری کرے۔

۸) آٹھواں درجہ: بندہ یہ تصور قائم کرے کہ قیامت قائم ہو چکی ہے مخلوق کا حساب لیا جا رہا ہے۔ لوگ انتہائی پریشانی اور تکلیف کے عالم میں ہیں کچھ اپنے پسینے میں ڈوبے ہوئے ہیں کچھ گرمی کی وجہ سے جل رہے ہیں اور مجھے رحمٰن کے عرش کے سایہ میں جگہ دی گئی ہے نماز ادا کرنے کی۔ اور عنقریب میری پیشی بارگاہ الٰہی میں ہونے والی ہے۔ اس کیفیت کو اپنے پر طاری کر کے نماز ادا کرنے کی کوشش کرے۔

۹) نواں درجہ: نماز ادا کرنے کے بعد کم از کم ایک گھنٹہ اللہ تعالیٰ کی یاد میں حاضر رہے کہ اللہ مجھے دیکھ رہا ہے اور میرے ساتھ ہے۔

۱۰) دسواں درجہ: نماز اس طرح ادا کرے کہ اللہ تعالیٰ کی ننانوے صفات میں سے کسی ایک یا ایک سے زیادہ کے مراقبے میں رہے مثلاً یہ، اللہ تعالیٰ رب ہے سارے جہانوں کا اور کیسے وہ سارے جہاں کو رزق دے رہا ہے ان کو پال رہا ہے اور ان کی حفاظت کر رہا ہے۔ اس طرح پہلے اللہ تعالیٰ کے ایک صفاتی نام کو سمجھنے کی کوشش کرے پھر نماز میں اسکے ذریعے اپنے خیالات کو اللہ تعالیٰ کی بڑائی اور کبریائی میں دوڑائے اور ساتھ ہی یہ سمجھتا رہے کہ جس طرح نماز ادا کرنے کا حق تھا میں نہیں ادا کر رہا۔

خیال اور سوچ کی پاکی (تزکیہ خواطر)

تاریخ شروع	کوشش	دن																													
		۱	۲	۳	۴	۵	۶	۷	۸	۹	۱۰	۱۱	۱۲	۱۳	۱۴	۱۵	۱۶	۱۷	۱۸	۱۹	۲۰	۲۱	۲۲	۲۳	۲۴	۲۵	۲۶	۲۷	۲۸	۲۹	۳۰
	۱																														
	۲																														
	۳																														
	۴																														
	۵																														
	۶																														
	۷																														
	۸																														
	۹																														
	۱۰																														
	۱۱																														
	۱۲																														

پہلا درجہ	دوسرا درجہ	تیسرا درجہ	چوتھا درجہ	پانچواں درجہ	چھٹا درجہ	ساتواں درجہ	آٹھواں درجہ	نواں درجہ	دسواں درجہ
گناہ کی سوچ سے بچنا یعنی نہ خود سوچ کو لانا اور نہ چلانا اور نہ ہٹانے کے لیے اس سوچ میں مشغول ہونا۔	دنیاوی امور اور مشاغل کے ذریعے اللہ سے تعلق پیدا کرنے کا طریقہ۔	اللہ تعالیٰ کی ذات کے ساتھ جائز کام کرنے سے پہلے اجازت طلب کرنا۔	دل میں اللہ تعالیٰ کی یاد کے ساتھ زبان سے مختلف کاموں کے مناسب چالیس مسنون دعائیں یاد کرنا۔	کوشش کرنا کہ ہر وقت اس دھیان میں رہے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہیں اور مجھے دیکھ رہے ہیں اور میری ہر بات سن رہے ہیں۔	اللہ تعالیٰ کی مخلوق اور روزمرہ کے واقعات سے سبق حاصل کرنا۔	مثبت اور اچھی سوچ۔	منفی اور گھٹیا سوچ سے بچنا۔	ظاہر اور باطن سے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تعلق پیدا کرنا۔	ظاہر اور باطن سے اللہ تعالیٰ کی ذات سے گہرا اور مضبوط تعلق پیدا کرنا۔

محمد

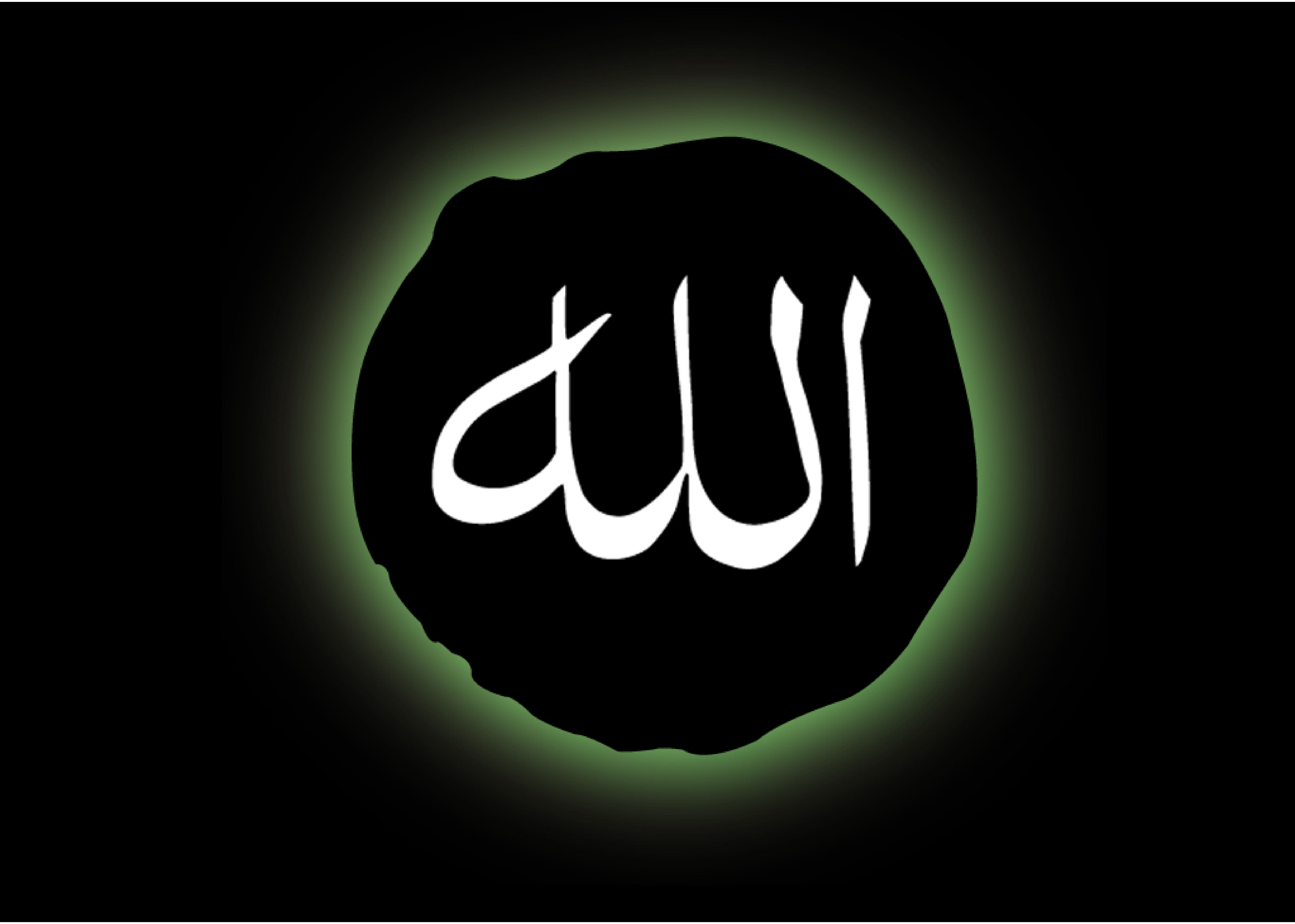
الله

کتاب کا مقصد

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنی عبادت کے لیے پیدا فرمایا ہے تا کہ اسکے ذریعے وہ اسکو راضی کر لے۔ باقی زمین پر جتنی مخلوق نظر آتی ہے بلکہ آسمان پر سورج، چاند اور ستارے بھی انسان کی خدمت کے لیے پیدا کئے گئے۔ اس دنیا میں مال و دولت، زمینیں، رشتے دار، بیوی بچے، صحت و بیماری، امیری اور غریبی یہاں تک کہ زندگی اور موت کے ذریعے بھی اللہ تعالیٰ بندے کی آزمائش کرتے ہیں۔ کیا اس بندے کو دنیا اور اسکی خواہشات مجھ سے دور لے جاتی ہے یا کہ یہ بندہ دنیا کو استعمال کر کے میرا قرب حاصل کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کو سکھلانے کے لیے کہ وہ یہ زندگی کس طرح اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گزار سکتا ہے سید دو عالم حضرت محمد مصطفٰےﷺ کو بھیجا۔ اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کے لیے انسان کو اپنے اندر چار صفات پیدا کرنا پڑتی ہیں۔

۱) پہلی تو یہ کہ اسکی پوری زندگی اللہ تعالیٰ کے احکام کے اندر گزرے اور ہر حال میں بندہ اللہ تعالیٰ کے حکم کو ہی غلبہ دے چاہے ساری دنیا ایک طرف ہو جائے۔

۲) دوسری یہ کہ انسان رسول اللہﷺ کی ذات اقدس اور آپﷺ کے طریقہ زندگی کو دنیا کہ ہر باطل رسم و رواج پر ترجیح دے اور اپنی زندگی کو حضورﷺ کے رنگ میں رنگ لے۔

۳) تیسری یہ کہ مخلوق الٰہی کے حقوق پورے کرے۔ ان کو تکلیف نہ دے اور ان پر اپنی حیثیت کے مطابق شفقت کرے۔ ان کی دنیا اور آخرت کو بہتر بنانے کی کوشش کرے۔

۴) چوتھی جو دل و دماغ کے متعلق ہے وہ یہ کہ اپنے دل کو اللہ تعالیٰ کی یاد میں مشغول رکھنے کی کوشش کرے کہ اللہ تعالیٰ میرے ساتھ ہے، مجھے دیکھ رہا ہے اور سن رہا ہے۔ ساری زندگی اسطرح گزارے کہ گویا یہ اللہ تعالیٰ کو دیکھ رہا ہے اور اللہ تعالیٰ بھی یقیناً بندے کی ہر حالت دیکھ رہا ہے۔

اگر بندہ صرف یہ دنیوی زندگی جو بہت ہی مختصر ہے اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق گزار لے تو اللہ تعالیٰ آنے والی ہمیشہ کی زندگی میں بندے کی مرضی پوری کریں گے۔

بندہ یہ سب کچھ کس طرح کر سکتا ہے؟ اس کتاب میں قران و حدیث کی روشنی اور اولیاء و عارفین کی زندگی کے نچوڑ سے حاصل شدہ طریقہ کار لکھا گیا ہے جس پر چل کر لاکھوں اور کروڑوں لوگوں نے اللہ تعالیٰ کی رضا اور دوستی حاصل کی ہے۔

TAREEQAH MUHAMMADIYAH
Muhammadiyah House of Wisdom
33 Ridling Lane
Hyde, Cheshire
England, SK14 1NP
(+44) 0161 351 1975 / (+44) 07780 875667
WWW.ZAWIYAH.ORG / INFO@ZAWIYAH.ORG